http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۲ تا ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۱۸

باپ اور بیٹے کی جنگ

مرزا محمود کا
مرزا غلام احمد قادیانی
کے خلاف فتویٰ

مرزا قادیانی کی گستاخیاں

قادیانی خاندان
کا قبول اسلام

ختم نبوت ٹنڈو آدم
کی سرگرمیاں

عیسائی خاتون کے
مشرف بہ اسلام ہونے
کی سرگزشت

ازدواجی زندگی
کے اغراض و مقاصد

قیمت: ۵ روپے

جھینگا حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے :

س :...... جنگ میں "آپ کے مسائل" کے عنوان کے تحت ایک مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس کا جواب بھی جنگ میں شائع ہوا۔ وہ مسئلہ نیچے لکھا جاتا ہے سوال اور جواب دونوں حاضر خدمت ہیں آپ مسئلے کی صحیح نوعیت سے راقم الحروف کو مطلع فرمائیں تاکہ تشویش ختم ہو یہاں جو لوگ الجھن میں ہیں ان کی تشفی کی جاسکے ؟

(۱)...... کیا جھینگا کھانا جائز ہے ؟

(۲)...... مچھلی کے علاوہ کسی اور دریائی یا سمندری جانور کا کھانا جائز نہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جھینگا مچھلی کی قسم نہیں ہے اگر یہ صحیح ہے تو کھانا جائز نہیں۔

عوام الناس "اگر" اور "مگر" میں نہیں جاتے۔ کیا ابھی تک علماً کو تحقیق نہیں ہوئی کہ جھینگا کی نوعیت کیا ہے یا تو صاف کہہ دیا جائے کہ یہ مچھلی کی قسم نہیں ہے اس لئے کھانا جائز نہیں یا اس کے برعکس۔ عوام الناس علماً کے اس قسم کے بیان سے اسلام اور مسئلے مسائل سے متنفر ہونے لگتے ہیں اور علما کا رویہ مسئلے مسائل کے سلسلے میں گول مول بہتر نہیں ہے، میں نے لغت میں دیکھا تو جھینگا کی تعریف مچھلی کی ایک قسم ہی لکھی گئی ہے، آخر علما کیا آج تک یہ نہیں طے کرپائے کہ یہ مچھلی کی قسم ہے کہ نہیں مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا یوسف بنوری، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ اور دوسرے علماً حق کا کیا رویہ رہا کیا انہوں نے جھینگا کھایا یا نہیں اور اس کے متعلق کیا فرمایا؟ امید ہے آپ ذرا تفصیل سے کام لیتے ہوئے اس مسئلے پر روشنی ڈالیں گے۔

ج :...... صورت مسؤلہ میں مچھلی کے سوا دریا کا اور کوئی جانور حنفیہ کے نزدیک حلال نہیں۔ جھینگا کی حلت و حرمت اس پر موقوف ہے کہ یہ مچھلی کی جنس میں سے ہے یا نہیں؟ ماہرین حیوانات نے مچھلی کی تعریف میں چار چیزیں ذکر کی ہیں :(۱) ریڑھ کی ہڈی، (۲) سانس لینے کے گلپھڑے، (۳) تیرنے کے پنکھ، (۴) ٹھنڈا خون۔ چوتھی علامت عام فہم نہیں ہے۔ مگر پہلی تین علامات کا جھینگا میں نہ ہونا ہر شخص جانتا ہے۔ اس لئے ماہرین حیوانات سب اس امر پر متفق ہیں کہ جھینگا کا مچھلی سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ مچھلی سے بالکل الگ جنس ہے جبکہ جواہر اخلاطی میں تصریح ہے کہ ایسی چھوٹی مچھلیاں سب مکروہ تحریمی ہیں، یہی صحیح تر ہے :

﴿حیث قال السمک الصغار کلها مکروهة التحريم هوا لأصح...... الخ﴾ (جواہر اخلاطی)

اس لئے جھینگا حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

سطح آب پر آنے والی مردہ مچھلیوں کا حکم :

س :...... کیا وہ مچھلیاں حلال ہیں جو مر کر سطح آب پر آجائیں یا ساحل پر پائی جائیں مردہ حالت میں؟ نیز بڑی مچھلیاں جو کہ مر کر ساحل پر پہنچ جاتی ہیں لوگ ان کا گوشت، تیل اور ہڈیاں استعمال میں لاتے ہیں تو یہ جائز ہے ؟

ج :...... جو مچھلی مر کر پانی کی سطح پر الٹی تیرنے لگے وہ حلال نہیں اور جو ساحل پر پڑی ہو اگر وہ متعفن نہ ہوگی ہو تو حلال ہے۔

بگلا اور غیر شکاری پرندے بھی حلال ہیں :

س :...... کیا بگلا حلال ہے ؟ برائے مہربانی ان حرام جانوروں کی نشاندہی فرمائیں جو ہمارے ہاں پائے جاتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ اکثر لوگ چھوٹی چھوٹی مختلف قسم کی چڑیوں کا شکار کر کے کھالیتے ہیں کیا یہ جائز ہے ؟

ج :...... بگلا حلال ہے، اسی طرح یہ تمام غیر شکاری پرندے بھی حلال ہیں، چھوٹی چڑیا حلال ہے۔

کبوتر کھانا حلال ہے :

س :...... ہمارے یہاں کے کچھ لوگ کبوتر بالکل نہیں کھاتے وہ کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے گناہ ہے اور کھانے سے حالانکہ کبوتر حلال ہے۔

ج :...... حلال جانور کو ذبح کرنے میں گناہ کیوں ہونے لگا۔

لقلق حلال ہے :

س :...... مولانا صاحب مسئلہ یہ ہے کہ میرے ایک قدیم اور عزیز دوست فرماتے ہیں کہ لقلق یا "راج ہنس" جسے بڑی لقلق یا "قاز" بھی کہتے ہیں کا گوشت حلال نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے برائے مہربانی یہ بات صحیح ہے یا غلط شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں ؟

ج :...... لقلق بذات خود تو حلال ہے نجاست کھانے کی وجہ سے مکروہ ہو سکتی ہے، سوا ایسی مرغی یا لقلق جس کی بیشتر خوراک نجاست ہو اس کو تین دن بند رکھ کر پاک غذا دی جائے تو کراہت جاتی رہے گی۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۲تا۱۸جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ ۱۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان
ٹائیٹل ڈیزائن: خرم

سرپرست: خواجہ خان محمد

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاریاں .... (اداریہ) 4
- باپ بیٹے کی جنگ .... (حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ) 6
- مرزا قادیانی کی گستاخیاں .... (جناب ذیشان حیدر) 9
- ازدواجی زندگی کے اغراض و مقاصد .... (مولانا محمد عمر جالپوری) 11
- عیسائی خاتون کے مشرف بہ اسلام ہونے کی سرگزشت .... (سید عرفان علی) 14
- کارکنوں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا .... (جناب ملک محمود نسیم) 16
- تھوڑے سے کھانے میں برکت! .... (ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی) 21
- اخبار ختم نبوت .... اندرون سندھ قادیانیت اور اس کا سدباب 22
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خدام کی سرگرمیاں 24

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: [illegible]

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
[illegible]

ناشر عزیز الرحمن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاریاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ۷-۸ / اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعرات وجمعہ کو اٹھارویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ فرمائیں گے جبکہ جمعیت علماء اسلام کے قائد مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت مولانا فضل الرحمن' آپ کے مسائل اور ان کا حل کے کالم نگار شیخ طریقت حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم' شیخ طریقت جانشین حضرت رائے پوریؒ مولانا سید نفیس شاہ صاحب زید مجدہم' پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی' ندائے ملت حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی' مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہل سنت پاکستان' سپاہ صحابہ پاکستان کے صدر مولانا محمد اعظم طارق' مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے سربراہ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب' جماعت اسلامی کے قائد جناب لیاقت بلوچ' پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی' جمعیت علماء اسلام سمیع الحق گروپ کے سیکریٹری مولانا بشیر احمد شاد' جمعیت علماء پاکستان کے رہنما جناب محمد خان لغاری' جمعیت اہل حدیث کے سربراہ پروفیسر ساجد میر' جمعیت علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاری اجمل خان' جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سربراہ مولانا محمد عبداللہ بھکر' مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان' جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا حافظ ریاض درانی' مدرسہ مخزن اسلام کے مہتمم مولانا فضل الرحمن درخواستی' جمعیت علماء اسلام سندھ کے رہنما مولانا عبدالغفور قاسمی' مجلس علماء اسلام کے سربراہ مولانا شفیق الرحمن درخواستی' مولانا عبدالکریم ندیم' جمعیت علماء اسلام قادری گروپ کے سربراہ مولانا محمد اجمل قادری' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا قاری عبدالحمید قادری' ساہیوال کے مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری' اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک' جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد لقمان علیپوری' خیر المدارس کے بزرگ اور مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی' جامعہ امداد العلوم فیصل آباد کے مولانا نذیر احمد' خیر المدارس کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' جمعیت علماء پاکستان نیازی گروپ کے انجینئر سلیم اللہ خان' مولانا عبدالحمید سینئر اور دیگر علماء کرام کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کیا گیا ہے جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل مولانا عزیز الرحمن جالندھری' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مرکزی ناظم نشریات مولانا محمد اکرم طوفانی' رکن مجلس عاملہ مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا نور الحق نور اور مرکزی مبلغین مولانا محمود الحسن' قاضی احسان احمد' مولانا عزیز الرحمن' حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا صوفی اللہ وسایا' مولانا خدا بخش' حافظ احمد بخش' حافظ محمد یوسف عثمان' مولانا محمد اسحٰق ساقی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا راشد مدنی' مولانا حفیظ الرحمن' مولانا طاہر مکی' حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ' چوہدری محمد طفیل' قاری حفیظ اللہ' جاوید مغل' عزیز الرحمن' قاری خادم حسین' مولانا فضل' حافظ محمد یوسف' قاری عبدالرحمن' حاجی خلیل' مولانا عبدالکریم' مولانا عبدالواحد' مولانا منیر الدین منیر' قاری نور الحق' ریاض الحسن گنگوہی' حافظ فیض' حاجی بلند اختر' صاحبزادہ طارق محمود' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ سعید احمد' صاحبزادہ خلیل احمد' صاحبزادہ نجیب احمد' حاجی سیف الرحمن' محمد فیاض حسن سجاد کوئٹہ' حاجی اشتیاق احمد' سلمان نیر' محمد طاہر رزاق اور جناب محمد متین خالد' محمد انور رانا' عبدالرؤف مدنی' شبان ختم نبوت سرگودھا' ختم نبوت یوتھ فورس لاہور' یوتھ فورس ننکانہ' شاہ کوٹ کے جاں نثار اور چناب نگر کے نوجوان ساتھی میزبانی کے فرائض انجام دیں گے۔ کانفرنس جمعرات صبح دس بجے شروع ہوگی اور جمعہ کے دن عصر کے بعد اختتام پذیر ہوگی۔ کراچی سے لے کر خیبر تک بولان سے چولان تک کے ساتھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے دور دراز کا سفر کر کے تشریف لاتے ہیں اور دو دن تک ایک روحانی ماحول میں رہ کر پورے سال

کے لئے روحانی ذخیرہ لے کر اپنے اپنے علاقوں میں کام کرنے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ کانفرنس سے ایک ماہ قبل پنجاب کے مبلغین قرب و جوار کے علاقوں میں پھیل کر لوگوں کو کانفرنس کی شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ اس کانفرنس کا مقصد مسلمانوں کو قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانا اور قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہے۔ اس کام کا آغاز امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۰ء میں اس وقت کیا تھا جب قادیانی گروہ نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو انگریزوں کی سرپرستی میں بہت تیز کر دیا تھا اور قادیان میں کسی مسلمان کو رہنے کی اجازت نہیں تھی۔ زبردستی لوگوں کو قادیانی بنایا جاتا اور جو قادیانیت کی مخالفت کرتا اس کو قتل کر دیا جاتا یا علاقے سے باہر نکال دیا جاتا۔ اس کی اطلاع جب امیر شریعتؒ کو ملی تو انہوں نے قادیان میں ختم نبوت کانفرنس کی حکومت سے اجازت مانگی' بڑی مشکل سے قادیان سے ایک میل باہر تقریر کی اجازت ملی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کے لئے ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر میں مسئلہ ختم نبوت کی خوب وضاحت کی' قادیانیت کا پردہ چاک کیا' بے شمار قادیانی مسلمان ہوئے۔ اس صورتحال سے پریشان ہو کر قادیانیوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ امیر شریعتؒ پر حکومت نے مقدمہ بنایا' شاہ جیؒ کو حکومت نے سزا سنائی جسے آپ نے خوشی دل سے قبول کیا۔ بہر حال اس وقت سے قادیان سے باہر ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ انہی دنوں میں قادیانی بھی اپنا سالانہ جلسہ کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے جوابات دیتی اس طرح قادیانیت کا سیلاب قادیان میں روک دیا گیا۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے چک ڈھگیاں کو ایک روپے ایکڑ کے حساب سے خرید لیا اور اس کو اپنا مرکز بنا کر اس کا نام ربوہ رکھا اور یہاں سالانہ جلسہ شروع کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چنیوٹ میں کانفرنس کا آغاز کیا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام تشریف لاتے اور بیانات کرتے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک ربوہ (چناب نگر) کو کھلا شہر قرار نہیں دیا گیا۔ الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعے شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی لگادی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوری طور پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کے ساتھ متصل میدان میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کر دیا' جس کا سلسلہ الحمد للہ تاحال جاری ہے۔ جامع مسجد صدیق آباد چناب نگر کے میناروں سے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کا اظہار نظر ہوتا ہے اور اب بے شمار مسلمان آباد ہو گئے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز اس کانفرنس سے بھی قادیانیت کے سیلاب کے آگے ایک عظیم بندھ باندھا جائے گا اور اس کے اثرات پورے ملک میں موجود قادیانیوں پر پڑیں گے۔ یہ کانفرنس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری' مولانا تاج محمود' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا غلام اللہ خان' مولانا مفتی احمد الرحمٰن' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری' مفتی محمد حسن امرتسری (رحمہم اللہ) اور لاکھوں جاں نثاران ختم نبوت اور اس تحریک میں کام کرنے والوں کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کانفرنس کو کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

حکومت کی جانب سے قرآنی آیات کے استعمال سے بے ادبی کا پہلو

حکومت پاکستان وقتاً فوقتاً اپنے منصوبوں کی تشہیر کے لئے قرآنی آیات کا استعمال کرتی ہے' جس کی وجہ سے بے ادبی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ جہاں تک سرکاری عدالتوں اور ایوانوں میں قرآنی آیات کا استعمال ہے۔ بہت ہی اچھا اقدام ہے اس سے ملک کی نسبت قرآن سے ہو جاتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں بھی قرآن کی طرف رغبت ہوتی ہے' لیکن ڈاک ٹکٹ 'لفافے' سکے یا تقسیم کے پمفلٹ وغیرہ پر قرآنی آیات کے نقش کے استعمال سے لوگوں کے غلط استعمال کی وجہ سے بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے اس لئے اس سلسلے میں حکومت کو احتیاط کرنی چاہئے۔

باپ بیٹے کی جنگ

مرزا محمود کا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ:

غلام احمد قادیانی آنجہانی نے اپنی تمام عمر حکومت انگریزی کی وفاداری کے گیت گانے میں بسر کر دی' حکومت برطانیہ کے محامد و مناقب سے پچاس الماریاں پُر کر دیں اور پچاس ہزار کتابیں اور رسالے طبع کرا کے عرب و عجم تک پہنچائے' جن میں مسلمانوں کو اسلامی سلاطین سے بغاوت کر کے انگریزوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی دعوت دی۔ انگریزوں کو اولی الامر قرار دے کر ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا' جہاد کو منسوخ کیا' مگر مرزا کے جانشین مرزا محمود صاحب اپنے والد کی سیرت اور تعلیم سے انحراف کر کے یوں درفشاں ہیں:

"ہم میں ایک نقص ہے جس کی طرف توجہ دلائے بغیر میں نہیں رہ سکتا اور وہ یہ کہ بعض لوگ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ ہماری حفاظت کا انحصار انگریزوں پر ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم انگریزوں کی تعریف کرتے ہیں وہ محض ان کے عدل کی وجہ سے ورنہ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ مصیبت کے وقت انگریزی گورنمنٹ اُسے بچالے گی وہ مومن ہی نہیں' کیونکہ مومن کبھی غیر اللہ کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ خواہ اس پر کسی قدر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں' جب تک ہمارے اندر یہ روح پیدا نہ ہوگی کہ ایک حد تک انسانی کوشش کے بعد ہم خدائے تعالیٰ پر معاملہ چھوڑ دیں اور اسی پر توکل کریں' اس وقت تک کامل اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا' مگر میں اپنی جماعت کے بعض لوگوں کو دیکھتا ہوں' انہیں جب کوئی تکلیف پہنچے فوراً لکھتے ہیں کہ گورنر کو اطلاع دی جائے' وزراء کو لکھا جائے' افسران سے ملاقات کی جائے' وہ اپنے خطوط میں اس قسم کی گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں جو بزدلوں اور منافقوں کی گھبراہٹ ہوتی ہے میں بارہا اپنی جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں کہ اس قسم کی حرکات مومنانہ شیوہ نہیں۔" (خطبہ مرزا محمود مندرجہ اخبار

حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ

الفضل ۵/اگست ۱۹۳۴ء)

انگریزوں کو اپنا محافظ سمجھنے والا اور انگریزوں کی امداد پر اعتماد کرنے والا اور حکام انگریزی کے پاس استغاثے بھیجنے والا بقول مرزا محمود بے ایمان' بزدل اور منافق ہے' اب مرزا محمود کے والد منشی غلام احمد قادیانی کے ارشادات ملاحظہ کیجئے:

"گورنمنٹ انگریزی کے احسانات میرے والد کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں' اس لئے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رگ و ریشہ میں شکر گزاری اس معزز گورنمنٹ کی سمائی ہوئی ہے۔ (شہادۃ القرآن) انگریزوں کا شکر ہر مسلمان پر واجب ہے (نورالحق حصہ اول ص ۲۸)' دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن اور مسلمانوں کا ذریعہ معاش ہے...... ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے جو شخص ان کا شکریہ ادا نہیں کرتا' اس نے خدا کا بھی نہیں کیا۔ (نورالحق حصہ اول ص ۳۰) میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں جس نے زمین پر ایسا امن قائم کیا ہو' میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں' یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔ (ازالہ حاشیہ ص ۵۴) ہم اس رحیم و کریم خدا کا بہت بہت شکر ادا کرتے ہیں' جس نے ایسی محسنہ رعیت پرور' داد گستر' بیدار مغز ملکہ کے زیر سایہ ہمیں پناہ دی (تحفہ قیصرہ ص ۱۲) یاالٰہی اس مبارک قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ (ستارہ قیصرہ ص ۴)' اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ میں رکھے' ہم مستفیض بن کر تیرے پاس آئے ہیں (نورالحق اول ۱۳)' جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے (شہادۃ القرآن ضمیمہ ص ۴)' اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا' تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے (نورالحق ص ۴ حصہ اول)' مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت میں جگہ دی' جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا کر رہا ہوں' مگر میں خیال کرتا ہوں جو جناب قیصرۂ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے' اگرچہ وہ کوئی اسلامی

گورنمنٹ ہوتی (تحفہ قیصرہ ص ۲۷)' انگریزوں نے ہمارے دین (مرزائی دھرم) کو ایک قسم کی مدد دی ہے۔ (ضرورۃ الامام ص ۲۳)۔"

"گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی میں کر رہا ہوں..... کیا میں اسلام کہ میں امن کے ساتھ اس دعوئی کو پھیلا سکتا ہوں..... کیا اس جگہ کے درندے مولوی اور قاضی حملہ نہیں کریں گے۔" (تبلیغ رسالت ص ۱۱۵' جلد ۶)

قارئین درج بالا عبارات غور سے پڑھئے بیٹے کا باپ کے خلاف فتویٰ ملاحظہ فرمائیں' امت مرزائیہ اپنے پیشوا کی تقلید میں گورنمنٹ برطانیہ کو اپنا محافظ سمجھتی ہے' حکام کے پاس مخبریت بن کر جانا چاہتی ہے مگر مرزا محمود صاحب انہیں بزدل' منافق اور بے ایمان کا خطاب دے رہے ہیں۔

مرزائیوں کی تعداد کے متعلق دروغ عظیم:

مرزا غلام احمد آنجہانی نے اپنی آخری تصنیف "پیغام صلح" میں اپنے مریدوں کی تعداد چار لاکھ ظاہر کی تھی' کوکب دری کا مرزائی مصنف مرزا صاحب کی وفات کے وقت مرزائیوں کی تعداد پانچ لاکھ بیان کرتا ہے' مقدمہ اخبار مباہلہ میں مرزائی گواہوں نے مرزائیوں کی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی۔ ۱۹۳۰ء میں کوکب دری کے مولف کے قول کے مطابق تیس لاکھ مرزائی دنیا میں موجود تھے' ستمبر ۱۹۳۲ء میں بھیرہ کے مناظرہ میں مولوی مبارک احمد پروفیسر جامع احمدیہ قادیان نے مرزائیوں کی تعداد پچاس لاکھ بیان کی تھی اس کے بعد میں عبدالرحیم درد مرزائی مبلغ نے انگلستان میں مسٹر فلبی کے سامنے بیان کیا تھا کہ پنجاب کے مسلمانوں میں غالب اکثریت احمدیوں کی ہے' پنجاب میں قریباً ڈیڑھ کروڑ مسلمان آباد ہیں' اس حساب سے بقول مسٹر درد کم از کم ۷۵ لاکھ مرزائی پنجاب میں موجود ہیں' مگر مرزا محمود صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں اصل حقیقت کا انکشاف کر دیا تھا کہا کہ:

"جس وقت ہماری جماعت کی تعداد آج کی تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی' اس وقت بدر کے خریداروں کی تعداد ۲۰۰ تھی' اس وقت سرکاری مردم شماری کی رو سے پنجاب کے احمدیوں کی تعداد چھپن ہزار ہے' اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں چار ہزار سے زائد خریدار ہونے چاہئیں' اگر اس امر کو دیکھا جائے کہ تعداد جو مردم شماری کی رو سے بیان کی گئی ہے' قطعاً صحیح نہیں اور پنجاب کے علاوہ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے احمدیوں کو بھی ملایا جائے تو اخبار الفضل کے اس وقت کم از کم سات ہزار خریدار ہونے چاہئیں' مگر اس کی خریداری پندرہ اور اٹھارہ سو کے درمیان رہتی ہے۔" (خطبہ خلیفہ محمود الفضل ۵ / اگست ۱۹۳۴ء)

مرزا محمود کے اگر اس بیان کو صحیح تسلیم کیا جائے اور مرزائیوں کی تعداد کے متعلق اس کے بیان کو مبالغہ آمیز نہ سمجھا جائے تو مرزائیوں کی تعداد روئے زمین پر ایک لاکھ بھی ثابت نہیں ہو سکتی' یہ تعداد لاہوری جماعت کو خارج کرنے کے بعد بہت ہی قلیل رہ جاتی ہے۔

قادیان میں منافقین:

مرزا محمود اپنی جماعت کو ہدایت کرتے ہیں کہ:

"میں نے ہمیشہ جماعت کو کہا ہے کہ منافقوں کو ظاہر کرو اور ان کی پوشیدہ کارروائیوں کو کھولو' مگر جماعت اس طرف توجہ نہیں کرتی' مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایک درجن سے زائد آدمی قادیان میں ایسے بھی رہتے ہیں جن کی مجالس میں فتنہ انگیزی کی گفتگوئیں ہوتی رہتی ہیں اور جو باہر سے آنے والوں کو ورغلاتے رہتے ہیں' اب ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کو الگ کیا جائے' اس لئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ منافقوں کو ظاہر کرے..... یہاں یقینی طور پر چند منافق موجود ہیں..... ان منافقوں کو صرف میں ہی نہیں جانتا اور بھی بیسیوں لوگ جانتے ہیں' کسی کو ایک منافق کا علم ہوگا کسی کو دو کا..... جب تک تم منافقین کے اخراج کے لئے عملی رنگ میں جدوجہد نہیں کرو گے اس وقت تک اندرونی فتن سے محفوظ نہیں رہ سکتے..... اگر اب بھی آپ لوگ توجہ نہیں کریں گے تو میں خدا تعالیٰ کے حضور بری الذمہ ہوں گا اور اس صورت میں اگر آپ پر کوئی عذاب یا تکلیف آئے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔" (اخبار الفضل ۵ / اگست ۱۹۳۴ء)

عددی ترقی صداقت کی دلیل نہیں:

قادیانی ہمیشہ اپنی عددی ترقی کو صداقت کی دلیل قرار دیتے ہیں مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دو مخلص صحابی اور حواری (مولوی محمد علی ایم اے و ڈاکٹر بشارت احمد صاحب) نے اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۲ / مئی ۱۹۳۴ء میں اعلان کیا کہ:

"اگر ہمارے قادیانی دوست عددی ترقی کو اپنے حق پر ہونے کی دلیل سمجھتے ہیں تو پھر مسیح کو

خدا بنانے والے حق پر ہوں گے' جن کے سامنے انہیں رسول ماننے والے کم ہوتے گئے۔۔۔۔۔۔۔" (پیغام صلح ۲۳/ مئی ۱۹۳۳ء)

مرزائی جماعت میں کون لوگ شامل ہوئے:

ذیل کے حوالوں اور مرزا صاحب کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کا بیان بالکل صحیح ہے۔ مرزا صاحب کی جماعت میں بزدل' کم حوصلہ' ناعاقبت اندیش اشخاص شامل ہوئے۔ بعض اشخاص مولوی نورالدین کے ذاتی اثر سے پھنس گئے' بعض لوگ مرزا صاحب کے پرانے رفقا میں سے تھے جو علیحدہ نہ ہو سکے اور اس قسم کی جماعت تیار ہونے پر اور دعویٰ مہدویت و مسیحیت و مجددیت کرنے پر گدی قائم ہو گئی' کمزور دماغ والے' ضعیف العقل اور بعض لکھے پڑھے سمجھدار اشخاص بھی قادیانی گدی کی طرف مائل ہو گئے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"میرے خیال میں تو دس ہزار کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت میں داخل ہوئے۔ (تحفہ ندوہ ص ۸)' یعنی طاعون سے ڈر کر مرزائیت میں داخل ہو گئے' مگر افسوس ہے کہ مرزائی مرض طاعون کا شکار بن کر راہی ملک بقا ہوئے' جو لوگ بچ رہے انہوں نے اپنا محفوظ رہنا مرزا صاحب کی کرامت سمجھا اور مرزائی دھرم میں دلی رغبت سے داخل ہو گئے' سیرۃ المہدی میں ان سے منقول ہے کہ میری جماعت میں تین قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ جو طاعون کے ڈر سے شامل ہوئے' دوسرے وہ جو مولوی نورالدین کے اثر سے بیعت قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے' تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو حسن ظنی کی بنا پر داخل سلسلہ ہوئے۔ مرزا صاحب نے اپنے مشاہدہ کی بنا پر اپنی جماعت کو سفلہ' خود غرض بھیڑیے اور درندے وغیرہ کا خطاب دیا۔ (شہادۃ القرآن) مرزا محمود صاحب نے اپنے خطبہ میں مرزائیوں کو دنیا کے "خبیث ترین وجود" قرار دیا۔ (الفضل ۲/ جون ۱۹۳۲ء)

مرزائے قادیان کی جہالت کاملہ:

مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فتح رحمانی ص ۲۷ پر لکھا ہے کہ:

"اے مالک الملک۔۔۔۔۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق عطا فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا: ﴿فقطع دابر القوم الذین ظلموا﴾ مولانا مرحوم کچھ عرصہ کے بعد انتقال فرما گئے' مرزائے قادیان نے اس یک طرفہ دعا کو مباہلہ قرار اور اپنی کئی تصانیف میں مولانا مرحوم کی وفات کو اپنا معجزہ و نشان قرار دیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۲۸) میں لکھتے ہیں:

"مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا' اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اسے ہلاک کرے۔"

اس کے بعد مرزائے قادیان نے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ کے متعلق اسی قسم کی دعا کی کہ: "اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔" (اشتہار مورخہ ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء) اس اشتہار کے بعد سوا سال کے اندر مرزا صاحب دنیا سے رخصت ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب زندہ موجود رہے مگر مرزا کی جماعت نہایت ڈھٹائی و بے حیائی سے اپنے عقائد پر قائم ہے اور مرزا صاحب کے اس آسمانی فیصلہ کی تصدیق نہیں کرتے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دعا اور مباہلہ کے تھی' چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالمقابل دعا نہیں کی لہذا مباہلہ واقع نہیں ہوا' اس طرح یہ جماعت مرزا صاحب کو مذکورہ طریق مباہلہ کا انکار کر کے اپنے پیشوا کی تکذیب کر رہے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنے مخالف مولوی غلام دستگیر صاحب کی یک طرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا تھا' حالانکہ اس دعا میں ہرگز یہ الفاظ نہ تھے کہ "ہم میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کے سامنے مرے" یہ مرزا صاحب کا صریح افترا اور سفید جھوٹ ہے اور ایسے ہی اکاذیب کا طومار اس کی کتابوں میں موجود ہے کہ مولوی عمرالدین شملوی مبلغ جماعت مرزائیہ لاہور کو قادیانی مبلغ محمد یوسف نے مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے لئے کہا' اس پر مولوی عمرالدین نے جواب دیا کہ یہ مباہلہ ہو جاتا ہے اور مباہلہ ایسے امور میں جائز نہیں۔ اس قادیانی مبلغ محمد یوسف نے اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵/ جولائی ۱۹۳۳ء کے صفحہ ۶ کالم ۲ پر تحریر کیا کہ "یہ بھی ان کی جہالت کاملہ کا ثبوت ہے کہ یکطرفہ حلف مؤکد بعذاب کو مباہلہ قرار دیتے ہیں۔" گویا قادیانی مبلغ کے لئے یکطرفہ حلف مؤکد بعذاب کو بھی مباہلہ قرار دینا جہالت کاملہ کا ثبوت دینا ہے' مگر مرزائے قادیان نے یکطرفہ دعا کو بھی مباہلہ قرار دیا لہذا وہ اجہل ثابت ہوئے۔

○

مرزا قادیانی کی گستاخیاں

اللہ پاک نے قرآن پاک میں ایک سو سے زائد آیات میں ختم نبوت کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے' چنانچہ سورۂ احزاب میں ہے کہ :

﴿ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبین و کان اللّٰہ بکل شئی علیما﴾

ترجمہ : "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

قرآن میں جہاں ختم نبوت کی وضاحت موجود ہے' وہاں احادیث میں بھی نہایت صاف واضح اور جامع الفاظ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

"رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔" (ترمذی شریف)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (ابوداؤد شریف)

چنانچہ اس بات کی وضاحت تاریخ میں بآسانی ملتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بھی مسیلمہ کذاب اور اسی طرح طلیحہ اسدی اور اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ان کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاد کیا۔

تیس جھوٹوں میں سے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا' جس نے کبھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا' کبھی مسیح موعود اور بالآخر میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور ایسی ایسی

ذیشان حیدر' کراچی

بکواسات کیں کہ (الامان والحفیظ) انگریزوں کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام کذاب نے رب العالمین اور احکم الحاکمین کے بارے میں اپنی کتاب تذکرہ کے صفحہ نمبر ۴۵۲ طبع دوم میں لکھا ہے کہ :

"ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق۔"

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱ مندرجہ روحانی خزائن جز ۱۸ ص ۲۳۱)

"میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔" (کتاب البریہ ص ۸۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۳)

اس کے بعد انگریزوں کے اس دلال نے انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہوئے لکھا کہ :

"میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۵)

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں لکھا کہ :

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے' کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب کو قید میں ڈالا گیا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۱۹۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا کہ :

"آپ (حضرت مسیح علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں' جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۱ ج ۱۱)

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا

کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے' شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔" (کشتی نوح حاشیہ ص ۷۵ مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۷۱ ج ۱۹)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو نہ زاہد' نہ عابد' نہ حق کا پرستار متکبر خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (مکتوبات احمدیہ ص ۲۱ تا ۲۴ ج ۳)

خاصہ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مرزا نے ایک خط میں لکھا کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب' عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے' حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (مرزا قادیانی کا مکتوب مندرجہ الفضل قادیان ۲۲/ فروری ۱۹۲۴ء)

"یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (اخبار الفضل ۱۷/ جولائی ۱۹۲۲ء)

دوسری جگہ لکھا کہ:

"میں بارہا بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۱۱' ج ۱۹)

ابوجہل نے بھی اس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں نہ کی ہوں گی جتنی کہ انگریز کے دلال نے کیں مرزا نے صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں کیں لکھا کہ:

"ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔" (ماہنامہ المہدی بابت جنوری/ فروری ۱۹۱۵ء ۲/۳ ص ۱۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

"میں (مرزا) خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۸۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۳ ج ۱۹)

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو' اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اور اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔" (ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۱۴۲)

تمام مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھا کہ:

"اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے وہ حلال زادہ نہیں ہے۔" (انوار الاسلام ص ۳۰)

مرزا قادیانی کے بیٹے نے لکھا کہ:

"ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ۱۴/ مارچ ۱۹۱۵ء)

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور عورتیں ان کی کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۳ ج ۱۴)

مسلمانو! غور کرو! سوچو کہ جس امت کے لئے آقائے دو جہاں ﷺ رات رات بھر رویا کرتے تھے' آپ ﷺ نے تعلیمات اسلام امت تک پہنچانے کے لئے بے انتہا تکالیف برداشت کیں اور کفار مکہ کے تمام ظلم و ستم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک' پیاس برداشت کی قریش مکہ کے سوشل بائیکاٹ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صبر کے ساتھ مقابلہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دی جائیں' قرآن و حدیث کا مذاق اڑایا جائے اور کلمہ پڑھنے والے رقص و سرور کی محفلیں سجائیں' خود امت مسلمہ کو غلیظ گالیاں دی جائیں اور اسی امت کا نوجوان کرکٹ کھیلنے میں مشغول رہے' انتہائی تعجب کی بات ہے۔

نوجوانو! اٹھو اب بھی وقت ہے' باطل کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ' قادیانی امت مسلمہ کے خلاف مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہیں آؤ سب مل کر ان کا سدباب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ جیسی محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆☆.........☆☆

پہلی قسط

ازدواجی زندگی کے اغراض ومقاصد

حیات انسانی کا ایک اہم شعبہ نسان کی ازدواجی زندگی ہے جس میں ایک رداور عورت کا آپس میں ہمدردی' مروت و بت کے ساتھ نفع و نقصان کا ساجھی بن کر ریک حیات بننا پڑتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ لیہ وسلم کی روشن تعلیمات سے پتہ چلتا ہے ہ لوگ تین وجوہات کی بنیاد پر عورتوں سے شادی کرتے ہیں: (۱) حسن و جمال کے لحاظ سے' (۲) مال و دولت کے لحاظ سے اور (۳) دین کے لحاظ سے۔

ارشاد فرمایا: "تم دین کو ترجیح دو۔"

(کمارواہ المشکوٰۃ)

اور جس عورت میں یہ تینوں شامل ہو جائیں تو بلاشبہ وہ دنیا کی اعلیٰ ترین نعمت ہے۔ مرد اور عورت کے اس خاص جوڑ اور ملاپ کا اسلامی نام "نکاح" ہے' جو کسی نہ کسی شکل میں ہر ملک اور ہر نسل میں ہمیشہ سے جاری ہے اور انسان جب تک اور جہاں تک آباد ہے انسانی معاشرت کا یہ سلسلہ بری یا بھلی صورت میں قائم ہے اور قائم رہے گا۔ اب یہ کیوں ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں:

قانون ازدواج کے مقاصد :

قانون کی تفصیلات سے پہلے مقاصد قانون کو سمجھ لینا ضروری ہے' کیونکہ قانون میں سب سے اہم چیز اس کا مقصد ہے۔ مقصد ہی کو پورا کرنے کے لئے اصول مقرر کئے جاتے ہیں اور اصولوں کے ماتحت احکام دیئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص مقصد کو سمجھے بغیر احکام نافذ کرے گا تو بہت ممکن ہے کہ کسی جزئی مسئلہ میں وہ ایسا حکم نافذ کردے جس سے قانون کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے۔ اسی طرح جو شخص قانون کے مقصد سے واقف نہ ہوگا وہ قانون کی صحیح اسپرٹ کے مطابق اس کا اتباع بھی نہ کر سکے گا' لہٰذا ہم پہلے ان مقاصد کی تشریح کریں گے جن کے لئے اسلام میں ازدواج کا قانون مقرر کیا گیا ہے۔

مولانا محمد عمرؔ جاپوری

اخلاق و عفت کی حفاظت :

اسلامی قانون ازدواج کا پہلا مقصد اخلاق کی حفاظت ہے وہ زنا کو حرام قرار دیتا ہے اور نوع انسانی کی دونوں صنفوں کو مجبور کرتا ہے کہ اپنے فطری تعلق کو ایک ایسے ضابطے کا پابند بنادیں جو اخلاق کو فحش اور بے حیائی سے اور تمدن کو فساد سے محفوظ رکھنے والا ہو۔ اسی لئے قرآن مجید میں نکاح کو لفظ "احصان" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حصن قلعہ کو کہتے ہیں اور احصان کے معنی قلعہ بندی کے ہیں جو مرد نکاح کرتا ہے وہ "محصن" ہے گویا وہ ایک قلعہ تعمیر کرتا ہے اور جس عورت سے نکاح کیا جاتا ہے وہ محصنہ ہے یعنی اس قلعہ کی حفاظت میں آگئی ہے جو نکاح کی صورت میں اس کے نفس اور اس کے اخلاق کی حفاظت کے لئے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ استعارہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں نکاح کا اولین مقصد اخلاق اور عصمت کا تحفظ ہے اور قانون ازدواج کا پہلا کام اس قلعہ کو مستحکم کرنا ہے جو نکاح کی صورت میں اس گراں قدر چیز کی حفاظت کے لئے تعمیر کیا جاتا ہے۔

مؤدت ورحمت :

دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ نوع انسانی کی دونوں صنفوں کے درمیان ازدواج کا تعلق مؤدت ورحمت کی بنیاد پر ہوتا ہے کہ مناکحت سے تمدن و تہذیب کے جو مقاصد متعلق ہیں' ان کو وہ اپنے اشتراک عمل سے بدرجہ اتم پورا کر سکیں اور ان کو اپنی خانگی زندگی میں وہ راحت و مسرت اور سکون و آرام حاصل ہو سکے جس کا حصول انہیں تمدن کے بالاتر مقاصد پورے کرنے کی قوت

ہم پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اس مقصد کو جس انداز سے بیان کیا ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی نگاہ میں زوجیت کا تصور ہی مودت و رحمت ہے اور زوجین بنائے ہی اس لئے گئے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے پاس سکون حاصل کریں۔

حقوق زوجین :

عربی میں "زوجین" میاں بیوی کو کہتے ہیں۔ یہی مرد اور عورت معاشرے کے دو ستون ہیں دونوں کی اپنی اپنی شخصیت ہے اور دونوں سماج کے معمار ہیں۔ عورتوں اور مردوں میں قانونی مساوات ہے اور دونوں کے ایک دوسرے پر کچھ حقوق و ذمہ داریاں ہیں اور خاندان کے نظام میں مرد کی حیثیت اور نگران کی ہے۔ عورت اور مرد ایک دوسرے کے لئے اس طرح حرام ہیں جس طرح سگے بھائی بہن' لیکن نکاح وہ طریقہ یا معاہدہ ہے جس سے وہ ایک دوسرے کے شریک زندگی ہو سکتے ہیں اور یہی وہ جائز اور صحت مند رشتہ ہے جس کے ذریعے یہ ایک دوسرے کے لئے حلال ہو سکتے ہیں۔ اس رشتے سے خاندان کی بنیاد پڑتی ہے' عورت اور مرد سے ایک نئی نسل وجود میں آتی ہے اس سے رشتے' کنبے اور برادری کے دوسرے تعلقات پیدا ہوتے ہیں اور بالآخر یہی رشتے پھیلتے پھیلتے ایک معاشرے تک جا پہنچتے ہیں' نیز خاندان ہی وہ ادارہ ہے جس میں ایک نسل اپنے بعد آنے والی نسل کو انسانی تمدن کی وسیع خدمات سنبھالنے کے لئے نہایت محبت' ایثار' دلسوزی اور خیر خواہی کے ساتھ تیار کرتی ہے گویا یہ ادارہ وہ تربیت گاہ ہے جہاں سے اسلام اچھے انسان تیار کرنا چاہتا ہے اور اچھے اخلاق کی ابتدائی تربیت اسی مقام پر دیتا ہے۔

رشتہ زوجیت کی اہمیت :

انسانوں کے باہمی تعلقات میں میاں بیوی کا تعلق بھی ایک اہم تعلق ہے اور ان دونوں کا گویا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

بقول علامہ سید سلمان ندویؒ :

"ماں باپ اور اولاد کے بعد قریب ترین تعلقات کی فہرست میں تیسرا درجہ میاں بیوی کا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس طرح والدین کے حقوق کی توضیح بوڑھوں کی تسکین روحانی کا ذریعہ اور اولاد کے حقوق کی تفصیل پر ننھے بچوں کی زندگی کا مدار تھا اسی طرح حقوق زوجین کی تشریح پر جوانوں کے بلکہ ہر گھر کی عیش و مسرت کا انحصار ہے۔"

اسلام سے پہلے جو اخلاقی مذاہب قائم تھے ان سب میں بہت حد تک میاں بیوی کے اس رشتہ زوجیت کو روحانی ترقی کے لئے مانع تسلیم کیا گیا تھا۔ ہندوستان میں بودھ' جین' ویدانت' جوگ اور سادھو پن کے پیرو اسی نظریہ کے پابند تھے۔ عیسائی مذہب میں عورت سے بے تعلقی ہی کو روحانی کمال کا ذریعہ سمجھا گیا۔ اسلام نے آکر اس نظریہ کو ختم کیا اور بتایا کہ روحانیت جس قدر تجرد میں ترقی کر سکتی ہے اس سے بدرجہا زیادہ ازدواجی زندگی میں ممکن ہے۔ اس لئے کہ اخلاق نام حسن سلوک کا ہے جو کسی کا شوہر نہ ہو' جو کسی کی بیوی نہ ہو' جو کسی کا بھائی نہ ہو اور نہ کسی سے رشتہ ناطہ رکھے' اس پر دنیا کے کیا فرائض عائد ہو سکتے ہیں؟ اور پھر اس تجرد کی زندگی میں عفت و عصمت کی موت کتنی یقینی ہے بظاہر نام تجرد کا ہوتا ہے اور اس کے پردے میں کیا کچھ نہیں ہوتا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔

نکاح کی تاکید :

اسلام نے نکاح کو ہر مرد' عورت بلکہ آزاد و غلام ہر ایک کے لئے خیر و برکت کا سبب قرار دیا' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

﴿وانكحوا الأيامىٰ منكم والصلحين من عبادكم وإمآء كم ان يكونوا فقرآء يغنيهم الله من فضله والله واسع عليم﴾

ایامی ایم کی جمع ہے' ہر اس عورت کو کہتے ہیں جس کا شوہر نہ ہو اور اسی طرح ہر اس مرد کو کہتے ہیں جس کی بیوی نہ ہو۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"اس آیت میں حکم دیا کہ جن کا نکاح نہیں ہوا یا ہو کر بیوہ یا رنڈوے ہو گئے ہیں تو موقع مناسب ملنے پر ان کا نکاح کر دیا کرو۔ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کر نماز فرض کا جب وقت آجائے' جنازہ جب موجود ہو اور رانڈ عورت جب اس کا کفو مل جائے۔"

پھر نکاح کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ نے یہ بھی فرمایا اگر وہ غریب ہیں تو اللہ انہیں غنی کردے گا' یہ معنی رکھتا ہے کہ ازدواجی زندگی خیر و برکت کا ذریعہ ہے' بہت ممکن ہے کہ اگر ایک کی قسمت میں غربت ہو تو دوسرے کی قسمت میں فارغ البالی ہو' پھر ایک گھر میں کام کرنے والے ایک کے بجائے دو اور اولاد ہونے کے بعد بہت سے ہو جائیں گے۔ تیسرے یہ کہ بار پڑنے سے نکھے سے نکما آدمی بھی جدوجہد کرنے لگتا ہے۔ اس لئے مالی فراغت کی صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔ یقیناً یہ بات یہاں حق جانب ہو گئی کہ ۔

ارشاد لاجواب تو قرآن ہی کا ہے
قانون بے مثال تو رحمان ہی کا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"انزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی"

"میں تو عورتوں سے نکاح کرتا ہوں تو جس نے میرے طریقے سے روگردانی کی تو وہ مجھ سے نہیں۔"

سورۂ روم میں ارشاد خداوندی ہے: "اور اس خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان پیار اور مہربانی رکھی بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے کتنی نشانیاں ہیں۔"

قرآن پاک نے ایک لفظ "سکون" سے بیوی کی رفاقت کی جس حقیقت کو ظاہر کیا ہے وہ اس ازدواجی تعلق کے فلسفہ کے پورے دفتر کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

سورۂ اعراف میں فرمایا:

﴿ھوالذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منھا زوجھا لیسکن الیھا﴾

ترجمہ: "وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے چین حاصل کرے۔"

ان آیتوں میں میاں بیوی کی ملی جلی پر سکون زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یہ آیتیں انسان کی راہنمائی کرتی ہیں کہ انسان ان پاک طریقوں سے اپنی جنسی خواہش کی تسکین حاصل کرے اور روحانی بے چینی کا مداوا تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کا جوڑا پیدا کیا کہ تنہائی میں دوسرا غمگسار بنے اور اس طرح دونوں مطمئن زندگی گزار سکیں۔

عورت پر مرد کی فضیلت کی وجہ:

میاں بیوی کے باہمی میل جول اور مہر و محبت کو اسلام نے اتنی اہمیت دی ہے کہ ان لوگوں کی سخت برائی بیان کی ہے جو میاں بیوی کے باہمی میل جول اور مہر و محبت میں رخنہ ڈالیں۔ یہ باہمی میل جول کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اس کی صورت صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ بیوی شوہر کی فرمانبرداری کرے اور شوہر بیوی کی دل جوئی کرے۔ میاں بیوی اپنے حقوق سے گو برابر ہیں لیکن مرد کو عورت پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے اور وہ اس بنا پر کہ وہ عورت کی دیکھ بھال اور خبر گیری کرتا ہے اور اس کے جائز اخراجات کا بوجھ اٹھاتا ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ اللہ نے مرد کو مشکلات میں پڑنے اور عورت کی حفاظت اور بچاؤ کی خاطر اس کو جسمانی صلاحیتیں عورتوں سے کچھ زیادہ دی ہیں۔

اللہ پاک کے ارشاد کا مفہوم:

"مرد عورتوں کے قوام ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پس جو نیک عورتیں ہیں وہ شوہروں کی اطاعت کرنے والی اور ان کی غیر موجودگی میں بتوفیق الٰہی ان کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔"

مرد کو عورت پر جو فضیلت حاصل ہے وہ اس مبارک آیت سے ظاہر ہو رہی ہے۔ خانگی زندگی کے نظم و نسق کو برقرار رکھنے کے لئے بہر حال میاں بیوی سے ایک کا قوی ہونا ضروری تھا اگر دونوں بالکل برابر ہوتے اور ان کے اختیارات بھی ایک سے

باقی صفحہ ۱۵ پر

ایک عیسائی خاتون کے مشرف بہ اسلام ہونے کی سرگزشت

قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بے اختیار رونے لگی' میری روح کی گہرائیوں میں چھپا ہوا کرب اور درد باہر آنے لگا' اپنی حماقتوں' نادانیوں اور غفلتوں پر رونا آیا اور سچ کو پالینے پر مسرت بھی ہوئی' قرآن مجید کی سائنسی توجیحات پڑھ پڑھ کر میں حیران ہوئی' قرآن حکیم نے سائنس کے ہر شعبے کے بنیادی اصولوں کی اس دور میں نشاندہی کردی تھی جب اس کا تصور موجود نہیں تھا نو مسلم سمیہ کے ایمان افروز تاثرات...... (مدیر)

میرا سابقہ نام ایرین اور اسلامی نام سمیہ ہے' میں نے آج سے کوئی سات سال پہلے اسلام قبول کیا۔ میں نے مائیکروبیالوجی سے ماسٹرز آف سائنس کی ڈگری حاصل کی ہے' دین اسلام سے میرا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب میں یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھی' میں مذہباً عیسائی تھی اور اس وقت تک قرآن کے بارے میں میرا خیال یہ تھا کہ یہ یہودیوں کی کتاب ہے اور مسلمان بتوں کی پوجا کرتے ہیں' تاہم امریکہ کے ماحول میں کسی کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں اور اسی طرح مجھے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میں عیسائیت کے بارے میں اتنا ہی جانتی تھی کہ بائبل اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں لیکن اس میں انسانوں کے الفاظ بھی شامل ہیں تاہم جب میں نے بائبل کا مطالعہ کیا تو اس کی بہت سی آیات ایسی تھیں جن میں بے حد عجیب اور فحش باتیں پیغمبروں سے منسوب کردی گئی تھیں اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ جب پیغمبر ایسے ایسے گناہوں میں ملوث تھے تو ایک عام آدمی کا گناہ کرنا کونسی حیرت کی بات تھی' عیسائیت کے عقیدے کے مطابق ان تمام پیغمبروں اور عام آدمیوں میں گناہ بخشوانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے خون کی قربانی پیش کی کیونکہ عام آدمی کمزور ہونے کی وجہ سے یہ قربانی خود پیش نہیں کرسکتا تھا۔

میرے لئے عیسائیت کو سمجھنے کی کوششوں میں مشکل ترین عقیدہ تثلیث تھا' ایک خدا تو وہ ہے جو ہماری زمین کا خالق' مالک اور حاکم ہے دوسرا خدا وہ جس نے انسانوں کے گناہوں کو معاف کرانے کے لئے خون دیا' یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تیسرا روح القدس' ان تینوں خداؤں پر عقیدہ رکھنے کے ساتھ ساتھ میرا مسئلہ یہ تھا کہ

سید عرفان علی

میرے ذہن میں ہر خدا کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تصور آتا اور میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا کہ میں آخر ان میں سے کس کی عبادت کروں اور کس سے مدد مانگوں؟ میرے قبول اسلام کے بعد یہ مسئلہ خود بخود حل ہوگیا کہ اسلام کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے اور اس کی خصوصیات میں کسی دوسرے کے شریک نہ ہونے پر ہے۔

میں جب ہائی اسکول میں پڑھتی تھی تو سب سے زیادہ پریشانی مجھے پرانے اور نئے "ٹیسٹامانٹس" کے تضادات کی بنا پر ہوئی' میری رائے میں "ٹین کمانڈمنٹس" بالکل سیدھے سادھے اور قابل عمل قوانین تھے' لیکن حضرت عیسیٰ کو خدا کا شریک تصور کرکے پوجتے ہوئے پہلے کمانڈمنٹ کی قطعی نفی ہورہی تھی اسی طرح خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا بھی پہلے کمانڈمنٹ کی نفی تھی' کفارہ کا تصور بھی پریشان کن تھا "اولڈ ٹیسٹامانٹ" میں کہا گیا کہ لوگ اپنے گناہ کا کفارہ خود ادا کریں لیکن نئے ٹیسٹامانٹ کے مطابق اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ اپنا خون دے کر ادا کردیا۔ سینٹ پال نے بھی حضرت عیسیٰ کے مصلوب کئے جانے کو تمام گناہوں پر اللہ کی فتح قرار دیا۔ سینٹ پال نے لوگوں پر زور نہیں دیا کہ وہ اچھے اور نیک کام کریں۔ (دیکھئے رومنز ۴'۵) تاکہ اللہ انہیں بخش دے اور معاف کردے میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ ایسے عقائد کی موجودگی میں لوگ نیک کام کیوں کریں؟ یہی وجہ تھی کہ عیسائیت کے پیروکار بگڑے ہوئے بچوں کی طرح گناہ پر مائل ہوگئے' ایک اور چیز نے مجھے پریشان کیا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک علیحدہ شخصیت یا خدا نہیں تھے بلکہ خدا کا حصہ تھے تو انہوں نے پھر کس کے سامنے اپنی قربانی پیش کی اور "گارڈن آف گیتھسی مین" میں وہ کس کے سامنے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگ رہے تھے' یوں بھی یہ بات "اولڈ ٹیسٹامانٹ" کی نفی میں تھی۔ ان سب چیزوں نے مل کر مجھے اس قدر پریشان کیا کہ میں نے تنگ آکر ان پر غور کرنا چھوڑ دیا' مجھے بڑی شدت سے یہ احساس ہونے لگا کہ میں خود اپنے مذہب کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔

میں ان دنوں کالج میں پڑھ رہی تھی اور میری ایک مسلمان سے دوستی ہوگئی تھی جب میں نے اپنی یہ پریشانی اس کے سامنے بیان کی تو اس نے

مجھ سے کہا کہ میں عقیدۂ تثلیث اس کے سامنے بیان کروں' میں نے اس کو عقیدۂ تثلیث سمجھانے کی کئی مرتبہ کوشش کی اور ناکام رہی۔ تنگ آکر میں نے کہا میں کوئی اسکالر نہیں ہوں' اس نے نہایت اطمینان سے جواب میں کہا کہ گویا تمہارے مذہب کو سمجھنے کے لئے آدمی کا اسکالر ہونا ضروری ہے؟ مجھے اس کی بات سے سخت تکلیف پہنچی لیکن حقیقت یہی تھی یہی وہ مرحلہ تھا جب میں اس کی جانب سے بیان کئے گئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے تصور پر غور کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اسلام کے تصور کے مطابق اللہ تعالیٰ کی شریعت اور حکم ہمیشہ سے ایک ہی تھا اور کسی زمانے میں تبدیل نہیں ہوا' یہ بات سمجھ میں آنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں انسانوں کی رہنمائی کے لئے پیغمبر اور نبی بھیجے کیونکہ انسان بار بار صراط مستقیم سے بھٹک جاتے تھے' میں نے اپنے مسلمان دوست سے کہا کہ وہ اپنے مذہب کے بارے میں تفصیل سے بتائے لیکن یہ توقع نہ کرے کہ میں اس کا مذہب قبول کر لوں گی۔

اس کے جواب میں اس نے کہا کہ وہ اسلام قبول کرنے کی لئے مجھ پر کوئی دباؤ نہیں ڈالے گا تاہم بطور مسلمان یہ اس کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں پوری معلومات فراہم کرے۔

اسی دوران میرے ایک اور دوست نے مجھے قرآن مجید کا ایک ترجمہ دیا اس وقت مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ قرآن مجید کا یہ ترجمہ ایک عراقی یہودی نے کیا ہے' جس کا مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا ہے۔ میں یہ ترجمہ پڑھ کر بہت پریشان ہوئی میں نے اس ترجمے پر متعدد جگہ نشان لگائے اور ایک مسلمان دوست سے رائے طلب کی اس نے مجھے قرآن مجید کا دوسرا ترجمہ فراہم کر دیا یہ درست ترجمہ تھا اور اس کے مطالعے نے میری زندگی بدل کر رکھ دی۔ میں جوں جوں آگے بڑھتی گئی' میری زندگی میں تبدیلی آتی چلی گئی اسے پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اصل کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور انعامات کا ذکر تھا اس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے کہ وہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دے گا' میں قرآن پڑھتے پڑھتے بے اختیار رونے لگی میری روح کی گہرائیوں میں چھپا ہوا کرب اور درد باہر آنے لگا مجھے اپنی حماقتوں' نادانیوں اور غفلتوں پر رونا آیا اور سچ کو پا لینے پر مسرت بھی ہوئی۔ قرآن حکیم کی سائنسی توجیہات پڑھ پڑھ کر میں حیران ہوئی' قرآن حکیم نے سائنس کے ہر شعبہ کے بنیادی اصولوں کی اس دور میں نشاندہی کر دی تھی جب اس کا کوئی تصور موجود نہیں تھا' جب مجھے یہ یقین کامل ہو گیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے تو میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا' اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں پر اپنا رحم فرمائے اور اپنی سلامتی نازل کرے جنہوں نے دین حق کو قبول کرنے میں میری مدد کی اور سلامتی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ان کی زندگی تمام مسلمانوں کے لئے نمونہ اور قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے اور مرتے دم تک قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

بقیہ: ازدواجی زندگی کے اغراض و مقاصد

ہوتے تو گھر کا سارا انتظام درہم برہم ہو جاتا۔ کیونکہ ایک ادارے میں ایک ہی سربراہ ہو سکتا ہے' دو نہیں ہو سکتے۔ خاندان ہوا نہ سہی چھوٹا ادارہ تو ہے ہر صورت میں۔ ہے جن قوموں نے عملی طور پر زوجین کے درمیان مساوات و برابری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے وہ گھریلو بدنظمی کا بری طرح شکار ہو رہی ہیں۔ اسلام چونکہ ایک فطاری مذہب ہے اس کے احکام بھی فطری احکام ہیں' خدائی احکام ہیں اور یہ بھی مسلم ہے کہ جس خدا نے مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے اس سے زیادہ مرد و عورت کی نفسیات کو کوئی دوسرا جاننے والا نہیں۔ اس نے اپنے علم کی بنیاد پر مرد و عورت میں سے قوامیت کے لئے ایک فریق کا انتخاب کیا جو فطرتی درجہ سے گر پیدا ہوا ہے۔

●●

بقیہ: اخبار ختم نبوت

سوڑا بہاولنگر کے ایک خاندان کو قادیانیوں نے دو سال قبل اپنے دام تزویر میں پھانس لیا تھا۔ بعد از تحقیق مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے ہاں پہنچے' قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم سے آگاہ کیا تو مولانا محمد سعید' حاجی محمد یعقوب اور جناب محمد شفیق صاحب کی موجودگی میں پورے خاندان نے قادیانیت سے توبہ کی اور اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان لے آئے۔ اس سعادت کے حصول پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے نیک بخت خاندان کو مبارکباد دی اور اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

یہ دنیا ایک خلا کی مانند ہے جس کے درمیان ایک بلیک ہول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا یعنی (خلا) میں بھیجا ہے اس خلا میں بہت سی رسیاں ہیں جنہیں ہر انسان نے بلیک ہول میں گرنے سے بچنے کے لئے پکڑ رکھا ہے ان رسیوں میں سب سے مضبوط رسی اسلام کی ہے' جس کا دوسرا سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' بلیک ہول کی کشش اتنی زیادہ ہے کہ اسلام کی رسی کے علاوہ دوسری کوئی بھی رسی انسان کے پکڑتے ہی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ انسان بلیک ہول کی ہولناک اور اندھیری گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے جو انسان اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے وہ مسلمان اور جو اسلام کی رسی کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرے وہ مومن ہے' آج کل ہم مسلمانوں نے اسلام کی رسی کو پکڑ تو رکھا ہے مگر مضبوطی سے نہ پکڑنے کی وجہ سے بلیک ہول کی کشش ہمیں مسلسل اپنی طرف کھینچ رہی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونے کے بجائے بلیک ہول کے نزدیک ہوتے جارہے ہیں۔ آج پاکستان کو معرض وجود میں آئے تقریباً ۵۱ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور پاکستان جو کہ ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ" مگر افسوس صد افسوس کہ ۵۲ سالوں کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اس ملک میں اسلام کے نفاذ میں کوئی بھی نام نہاد مسلمان حکمران مخلص نہیں ہو البتہ اس ملک میں اسلام کو ایک مذاق بنادیا گیا جو بھی لیڈر آیا' اس نے اسلام کا نعرہ لگایا اسلام کے نفاذ کا وعدہ کیا اور اسلام کے نام پر پاکستان کی بھولی بھالی عوام سے ووٹ لئے اور اقتدار حاصل کرلیا اور اپنی جیبیں گرم کیں' اپنی زمینیں' فیکٹریاں' کوٹھیاں بنائیں' غیر ملکی اکاؤنٹ کھولے اور چلائے۔ انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں

ملک محمد وسیم' ٹنڈو آدم

تھا' پاکستان کا پیسہ اور غریب عوام کا پیسہ کیوں لوٹ رہے ہو اور تم نے جو وعدے قوم سے کئے تھے وہ کیوں پورے نہیں کئے؟ اس کے برعکس پاکستانی بھولی بھالی عوام بھی ان نام نہاد مسلمان لیڈروں کے جھوٹے وعدوں کے چکر میں آتی رہی۔ گزشتہ ۵۲ سالوں میں ان حکمرانوں نے انہیں کلیدی عہدوں پر فائز کیا اور ان حکمرانوں نے پاکستان میں اسلام کو ایک گالی بنادیا جس ملعون کا دل کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخی کرتا ہے' کبھی کوئی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے (نعوذباللہ) اور کبھی محبوب رب العزت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے رسالت مآب ﷺ پر سور کی چربی (نعوذباللہ) کھانے کا الزام لگایا جاتا ہے اور کبھی آپ ﷺ کو (نعوذباللہ) ڈکٹیٹر کہا جاتا ہے اور کچھ ملعون وکذاب مدعی نبوت کھلے عام اپنی نبوت کا اعلان کرتے ہیں اور کچھ ملعون قرآن مجید کی گستاخی کرتے ہوئے اسے (نعوذباللہ) من گھڑت باتوں اور گالیوں بھری کتاب قرار دیتے ہیں' مگر جواب میں ہمارے نام نہاد مسلمان حکمران ان مجرموں کو سزا کے بجائے انعامات سے نوازتے رہے اور کبھی اس ملک میں یہ بھی ہوا کہ وقت کے وزیراعظم پاکستان کے سامنے ایک شاتم رسول ﷺ سینیٹر نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ڈکٹیٹر قرار دیا جواباً وزیراعظم صاحب نے خاموشی اختیار کرلی اور اپنے ایک بیان میں خود اس واقعہ کا ذکر کیا مگر صحافیوں کے پوچھنے پر اس لعنتی ملعون سینیٹر کا نام قوم کے شدید مطالبہ کے باوجود وزیراعظم صاحب نے ظاہر کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیا' شاید وزیراعظم پاکستان ان سابقہ حکمرانوں کی طرح اس ریکارڈ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں' دوسری طرف وزیراعظم پاکستان بڑے زور و شور سے

ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے نعرے لگا رہے ہیں' قومی اسمبلی سے شریعت بل پاس کروا چکے ہیں اور اب سینیٹ سے پاس کروانا چاہتے ہیں' اگر وزیر اعظم صاحب اسلامی قانون کے نفاذ میں سچے ہوتے تو انہیں چاہئے تھا کہ فی الفور اس گستاخ رسول ملعون سیٹھ کا نام صحافیوں اور قوم کو بتاتے اور اسے فی الفور گرفتار کرواتے۔ پاکستان کے آئین کی دفعہ (295-C) کے تحت گستاخ رسول کو اپنے انجام تک پہنچاتے' مگر وزیر اعظم پاکستان کی خاموشی یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ پاکستان میں ایسی شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب شافع محشر محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی ہو اور گستاخ کرنے والے کو کوئی پکڑنے والا نہ ہو' مگر کسی بھی سچے مومن اور عاشق رسول ﷺ کو ایسی شریعت قبول نہیں ہوگی۔

حضرت محمد ﷺ کے امتی کہلانے والو! دیکھو کہ آج بیسوی صدی کا دجال کذاب ملعون گوہر شاہی انجمن سرفروشان اسلام کا سرپرست اعلیٰ ہے وہ آج کھلے عام اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک پاکستان میں تمہاری سوئی ہوئی غیرت کو للکار رہا ہے' وہ کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی (نعوذ باللہ) لکھ کر ایک طرف تو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ ظاہر کر رہا ہے اور دوسری طرف کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر اپنا نام لکھ کر مدعی نبوت ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے

اس کے تمام دعوے اسلام کے سراسر منافی اور اخلاقی اقدار سے گرے ہوئے ہیں' جن میں اللہ تعالیٰ' محمد مصطفیٰ' انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی شان میں حد درجہ گستاخیاں کی گئی ہیں' نیز قرآن کے مکمل ہونے کا انکار اور امام مہدی ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہری ملاقات کے دعویٰ باطلہ بھی شامل ہیں۔ مسلمانوں کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اس کی خرافات نمونے کے طور پر پیش ہیں:

☆...... اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے یہ ملعون لکھتا ہے کہ:

"جب ہاتھ اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں' جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا ہے۔" (روحانی سفر ص ۲۷)

☆...... حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے یہ ملعون لکھتا ہے کہ:

"رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے گلے میں تختی پڑی ہوئی ہے' جس پر بغیر زیر زبر کے محمد لکھا ہوا ہے' آواز آئی کہ رسول اللہ ہیں سجدہ تعظیمی کر لو۔ میرے ذہن میں سوال ابھرا' رسول اللہ تو نوری ہیں یہ سانولے کیوں ہیں' جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے سیاہ آئینہ میں سفید بھی سیاہ دکھائی دیتا ہے اٹھنا چاہا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور سر پر وہی سایہ مسلط ہے۔" (روحانی سفر ص ۱۲)

☆...... قرآن کریم کے مکمل ہونے سے انکار کرتے ہوئے ملعون کہتا ہے کہ:

"قرآن کے تیس پارے نہیں بلکہ دس پارے اور ہیں جب ہم اللہ کو پانے کی غرض سے لال شہباز قلندر کے دربار پر آئے' یہاں انہوں نے اللہ دکھایا...... باطنی مخلوقات سامنے آگئیں اور وہ دس پارے بھی سامنے آگئے...... اور وہ دس پارے خاص لوگوں کے لئے ان کے لئے سفید دل لگانا پڑتا ہے...... تم (تیس پاروں پر ایمان رکھنے والے) شریعت محمدی سے واقف ہو اور دس پارے شریعت احمد سکھاتے ہیں۔" (خطاب جامع مسجد نور ایمان ۲۷/ ستمبر ۱۹۹۴ء اور صدائے سرفروش اکتوبر ۱۹۹۴ء)

☆...... دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کاملین رحمہم اللہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ایک اور آدم علیہ السلام اس نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں جو جنات کا عالم تھا پھینکے گئے۔" (روشناس ص ۸)

☆...... "بہت سے اولیاء بھی مرتبے کے بعد کئی بد ظنوں کا شکار ہوئے جیسا مظفر آباد میں سیملی سرکار نہ نماز پڑھتے' نہ داڑھی رکھتے' وفات کے بعد مولویوں نے کہا کہ یہ بے دین تھا' اس وجہ سے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے' جب منہ سے کپڑا ہٹایا تو ریش موجود تھی۔ مری میں لعل شاہ ننگے رہتے' نسوار کا نشہ کرتے اور نماز بھی نہ پڑھتے' لیکن جو کلام منہ سے نکالتے پورا ہو جاتا سدا سہاگن بھی عورتوں جیسا لباس اور چوڑیاں پہنتے۔" (روحانی سفر ص ۵۲)

☆...... "موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ!

دیدار دے جواب آیا تاب نہیں کہنے لگے 'کس میں تاب ہوگی..... ؟ جواب آیا میرا حبیب اور اس کی امت' موسیٰ علیہ السلام کو جلال آگیا' میں نبی ہو کر امتی کے برابر نہیں جلوہ دے' دیکھی جائے گی جب جلوہ پڑا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔" (گوہر کانفرنس جون ۱۹۹۴ء)

☆..... "ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہو یا رب سے ہمکلام ہو اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔" (چینڈ بل راہنمائے طریقت واسرار حقیقت ص ۳)

☆..... شریعت و دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ ملعون کہتا ہے کہ :

(۱) "پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے' اعمال اور چیز ہے اور ایمان اور چیز ہے۔" (تحفۃ المجالس دوم ص ۲)

(۲) "انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے ؟ کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کر سکوں۔" (روحانی سفر ص ۴)

(۳) "اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پاتا ہوں' سوچتا ہوں' بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خوانخواہ ہمارے علماً نے اسے حرام کہہ دیا۔" (روحانی سفر ص ۳۵)

(۴) "اسلام میں پانچ رکن ہیں کلمہ' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ پہلا اسلامی رکن یعنی کلمہ دائمی اور بنیادی ہے باقی چاروں وقتی ہیں۔" (روشناس ص ۴)

(۵) "جیسا کہ کچھ مسلمان شیخ صنعان اور کچھ غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔" (روشناس ص ۱۰)

فتنہ گوہر شاہی کے کچھ کفریہ عقائد مندرجہ ذیل ہیں :

(۱) "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہو۔" (سالانہ گوہر ۹۷ء' ۱۹۹۸ء)

(۲) "بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی ہو سکتی ہے۔" (سالانہ گوہر ۹۴ / ۱۹۹۷ء ص ۴)

(۳) "یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے کہ ایک غیر مذہب عورت کو بغیر کلمہ پڑھے ذکر دینے کا اذن مل جائے۔" (سالانہ گوہر ۹۴ / ۱۹۹۷ء)

(۴) "جس دل میں خدا کی محبت ہے خواہ وہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں وہ جہنم میں نہیں جاسکتا۔" (ماہنامہ روشن ص ۱۵)

(۵) "مذہب کا تعلق جسموں سے ہے جسم ختم ہوگئے' مذہب بھی ختم ہوگئے' لیکن اللہ کی محبت روحوں سے ہے جو آخر تک ختم نہیں ہوگی۔" (ماہنامہ روشن ص ۱۵)

دعویٰ مہدیت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہری ملاقات کا دعویٰ :

(۱) "حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لاچکے ہیں اور پاکستان کی ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں۔" (سالانہ گوہر ۹۷ / ۱۹۹۸ء ص ۸)

(۲) "چونکہ چاند پر سحر (جادو) نہیں چل سکتا اس لئے امام مہدی علیہ السلام کی شبیہ چاند اور سورج پر دیکھی جائے گی۔" (سالانہ گوہر ۹۴ / ۱۹۹۵ء ص ۱۸)

(۳) "اگر آپ مجھ سے رابطہ کرنا چاہیں تو جب چاند مشرق کی طرف سے طلوع ہو تو آپ کو اس پر شبیہ نظر آئے گی۔" (سالانہ گوہر ۹۷ / ۱۹۹۸ء ص ۶)

(۴) "اس سال ۱۹۹۷ء امریکہ کے دورے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم (گوہر شاہی) سے ظاہر میں ملاقات فرمائی ہے۔ اس ملاقات میں رازو نیاز کی باتیں ہوئیں انہیں بھی بتانے کا حکم نہیں ہے یہ ملاقات ۹ / مئی ۱۹۹۷ء کو نیکسیکو کے شہر طاؤس کے ایک مقامی ہوٹل میں رات کے وقت ہوئی۔" (ماہنامہ روشن / پوسٹر / چینڈ بل انجمن سرفروشان اسلام)

مندرجہ بالا عبارات پر سینکڑوں علماً کرام و مفتیان نے گرفت فرماتے ہوئے فتویٰ صادر فرمائے ہیں' جن کے مطابق مذکورہ شخص گمراہ' سرکش' باغی' گستاخ رسول' کافر زندیق' مرتد' ملحد بددین مردود' جہنمی اور واجب القتل ہے اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس گمراہ کن فرقے پر پابندی عائد کرے اور اس کے سرغنہ کو گرفتار کر کے سزائے موت اور اس کا تمام لٹریچر ضبط کرے۔

مسلمانوں کا اس شخص (نیز اس کے ماننے والوں سے) میل جول رکھنا ایمان کی بربادی ہے اور نہ صرف ناجائز بلکہ بہت بڑا جرم ہے پس مسلمانوں کو اس گمراہ کن ٹولے کی صحبت فاسدہ چھوڑ کر اللہ کے حضور توبہ کرنی

چاہئے نیز اپنے حلقہ احباب عزیز و اقارب اور دوست احباب کو اس فتنہ سے خبردار کریں۔

اب بیسویں صدی کے دجال نے کلمہ طیبہ میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ اپنا نام لکھ کر نبوت کا دعویدار ہے اور بڑے دھڑلے سے اس کے بیان اخبارات میں شہ سرخیوں میں چھپتے ہیں اور گوہر شاہی کہتا ہے کہ حکومت اس کے ساتھ ہے اور اس کو کوئی گرفتار نہیں کر سکتا اور اگر کوئی اس کو گرفتار کرنے آئے گا تو وہ اندھا ہو جائے گا۔ اس کے یہ بیانات ہمارے حکمرانوں اور وزیراعظم پاکستان کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے اگر حکومت پاکستان اسے فی الفور گرفتار نہیں کرتی اور اس گمراہ ٹولہ کی سرکوبی کے لئے کوئی اقدام نہیں کرتی ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ گوہر شاہی کا یہ بیان کہ حکومت اس کے ساتھ ہے سچ ثابت ہو جائے گا اور حکومت کے اسلام کے نفاذ کے تمام دعوے جھوٹے ہو جائیں گے اور وزیراعظم پاکستان بھی ماضی کے نام نہاد مسلمان حکمرانوں کی طرح پاکستانی قوم کو دھوکا دیں گے اور اگر وزیراعظم پاکستان اور دیگر حکمران بھی نفاذ اسلام میں سچے ہیں تو انہیں فی الفور اس گمراہ ٹولہ (فرقہ گوہر شاہی) کے سدباب کے سلسلے میں سخت اقدامات کرنے پڑیں گے اور یہ ثابت کرنا ہو گا کہ وہ نفاذ اسلام میں سچے ہیں اور قوم کو یہ بھی بتانا ہو گا کہ گوہر شاہی کی رسی وہ رسی ہے جو کہ بلیک ہول کی اندھیری گہرائیوں میں لے جانے والی ہے اور اگر ایسی رسیوں کو تھامو گے تو تباہی و بربادی تمہارا مقدر ہو گی موجودہ حکمران بھی قوم کے ووٹ کے ذریعے اقتدار میں آئے ہیں اور نفاذ اسلام کے داعی بھی ہیں تو قوم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ وزیراعظم پاکستان سے پوچھیں کہ انہوں نے کیوں سابقہ نام نہاد مسلمان حکمرانوں کی طرح گستاخان رسول ﷺ (قادیانیوں) کو نوازنا شروع کر رکھا ہے اور کیوں ایک گستاخ رسول (قادیانی ڈاکٹر) کو اپنا ذاتی معالج مقرر کیا ہوا ہے اور قادیانیوں کے مذہب میں جہاد حرام ہے تو پھر یہ پاکستان آرمی میں قادیانیوں کو افسران کی پوسٹ پر کیوں ترقیاں دی گئی ہیں' قادیانی گستاخ رسول ﷺ ہیں تو پھر آپ کی اس حکومت میں محکمہ ڈاک کی طرف سے ایک گستاخ رسول ﷺ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام ملعون کی یاد میں یادگاری ٹکٹ کیوں جاری کیا گیا ہے؟ حکومت قادیانیوں کو کیوں نواز رہی ہے؟ کیا یہی شریعت ہے؟ اگر وزیراعظم صاحب ایسی شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں' محبوب خدا' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں' قرآن مجید کی گستاخی کرنے والوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا بول بالا ہو اور اسلام کو ایک مذاق اور کھیل سمجھا جائے تو وزیراعظم صاحب ایسی شریعت امت محمدیہ ﷺ کو کسی بھی حال میں قبول نہیں ہو گی اور وزیراعظم صاحب اگر آپ اور آپ کی کابینہ نفاذ اسلام میں سچے ہیں تو ایسے گستاخان کا سختی سے محاسبہ کریں اور اپنی آئینی اور مذہبی ذمہ داری کو پورا کریں اور اسلام کے ساتھ ناروا سلوک کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹیں اور پاکستان میں اسلام کا بول بالا کرنے میں اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھائیں۔

انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ جب ہم اپنے ملک میں ۵۲ سالہ تاریخ کو دیکھتے ہیں کہ اس ملک پاکستان میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور قرآن مجید کی شان میں گستاخیاں ہوئیں لیکن مسلمان اپنی نماز' روزہ' حج اور دیگر عبادات میں مصروف رہے ہیں اس طرف مسلمانوں کی توجہ ہی نہیں ہوئی' آخر کیوں؟ اپنے اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کیا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے محبوب کی محبت کے بغیر تمہاری کوئی عبادت قبول ہو گی؟ کوئی حج قبول ہو گا؟ کوئی زکوٰۃ قبول ہو گی؟ کوئی روزہ قبول ہو گا؟ مسلمانوں ہوش کے ناخن لو اگر تمہارے دل میں عظمت و محبت خدا اور عظمت و محبت رسول ﷺ نہ ہو تو پھر تمہاری کوئی عبادت قبول ہو گی اور اگر محبت کے دعویدار ہو عاشق رسول ہونے کے دعویدار ہو تو پھر تمہاری یہ خاموشی کیسی؟ تمہاری یہ بے حسی کیسی؟

اب بھی وقت ہے مسلمانوں فکر کرو اللہ سے معافی مانگو اور دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے اور دوسری تمام رسیوں سے بچائے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی شافع محشر سے سچی اور غیر مشروط محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆☆............☆☆

معیار
ہر قیمت پر
نوّے سال سے رُوح افزا کا بلند معیار ہی
رُوح افزا کی مقبولیت کی اساس ہے
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
MADE IN PAKISTAN
مدینۃ الحکمۃ
راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
ہمدرد

تھوڑے سے کھانے میں برکت

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی

مدینہ کے اردگرد دفاع کے لئے خندق کھودی جارہی ہے' صحابہ کرامؓ اور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم شدت بھوک کا شکار ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے ہیں' آپ کے چہرۂ انور کے اثرات کو دیکھ کر حضرت جابر بن عبداللہؓ بھانپ لیتے ہیں کہ خاتم الرسل' ہادیٔ سبل صلی اللہ علیہ وسلم شدید بھوک کا شکار ہیں۔ حضرت جابرؓ گھر تشریف لاتے ہیں اپنی رفیقہ حیات سے کہتے ہیں کہ : گھر میں کچھ کھانے کے لئے موجود ہے؟ وہ کہتی ہیں کہ ایک صاع جو (ساڑھے تین سیر) اور بکری ہے۔ چنانچہ جو پیس کر آٹا بنایا جاتا ہے اور بکری ذبح کر کے شوربہ تیار کیا جاتا ہے' حضرت جابر بن عبداللہؓ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں آپ جائیں اور آہستہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں عرض کردیں کہ اتنی کچھ چیز تیار ہے۔ چند صحابہؓ کے ساتھ تشریف لے آئیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ چنانچہ حضرت جابر اسی طرح جاکر درخواست کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بلند آواز سے لشکر میں اعلان کیا کہ تمام صحابہ چلیں جابر بن عبداللہ کے گھر دعوت ہے' حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں بہت گھبرایا کہ اب کیا ہوگا؟ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ میرے آنے سے پہلے روٹی نہ شروع کرنا اور نہ ہی دیگچی کو چولہے سے اتارنا' میں دوڑا دوڑا گیا اور بیوی سے سارا ماجرا بیان کیا' اس نے پوچھا کہ آپ نے ساری بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادی تھی؟ میں نے کہا ہاں! بتادی تھی۔ بیوی نے کہا فکر کی بات نہیں آپ اللہ کے نبی ہیں۔ چنانچہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پندرہ سو صحابہؓ کے ہمراہ تشریف لے آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن آٹے میں ڈالا اور سالن میں بھی ڈالا' چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی زوجہ روٹی پکاتی جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سالن ڈال کر صحابہ کو روٹی کھلاتے جاتے' تمام صحابہؓ نے خوب سیر ہو کر کھایا' آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے کھایا اور روٹی اور سالن ابھی اسی طرح باقی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب جن دوست احباب کو ہدیہ بھیجنا چاہتے ہو تو بھیجو۔ اللہ نے اس کھانے میں اتنی برکت ڈالی کہ وہ کھانا چند آدمیوں کی خوراک تھا پندرہ سو سے زائد صحابہؓ نے کھایا اور پھر بھی باقی بچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قلیل کھانے میں اتنی برکت ڈال دی' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔

مرزا قادیانی ملعون نے بڑے بڑے جھوٹے دعویٰ کئے' جن میں ایک دعویٰ یہ بھی تھا کہ میرے دس لاکھ معجزات ہیں۔ اس سے بڑا جھوٹ شاید دنیا میں نہ ہوگا' یہ سب مرزا قادیانی کی کہہ مکرنیاں ہیں جو بوجہ دماغی خلل اور مراق کا مریض ہونے سے زبان سے نکلیں۔ "چہ نسبت خاک را بعالم پاک" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزت تو بے شمار ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جارہے ہیں زاد سفر ختم ہوگیا آج کل کی طرح نہ تو بازار تھے اور نہ ہی دولت کہ فوراً خریداری کرلی جائے۔ صحابہ کرامؓ بھوک کا شکار ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ آتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم سواریوں کے اونٹ ذبح کریں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ ذبح نہ کرو سواری کے لئے ضرورت ہیں البتہ جس کے پاس کھانے کی جو چیز بچی ہو وہ میرے سامنے لاکر ڈھیر کرو' چنانچہ صحابہ کرامؓ نے بچے ٹکڑے لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ ایزدی میں ہاتھ دراز کئے اور درخواست کی یااللہ! اس کھانے میں برکت ڈال دے چنانچہ چودہ سو صحابہ کرامؓ نے وہ کھانا خوب سیر ہو کر کھایا اور اپنے برتنوں میں بھر لیا کھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ لایا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ دوسرے برتن میں انڈیل دیا' چنانچہ اس پانی میں بھی اتنی برکت ہوئی کہ تمام صحابہؓ نے اپنے مشکیزے اور دوسرے برتن بھر لئے اس طرح کے متعدد واقعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ظاہر ہوئے۔

☆☆......☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

اندرون سندھ قادیانیت اور اس کا سدباب

گولارچی (محمد حنیف زئی) لادینی قوتوں نے روز اول سے ہی مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے دین اسلام کو کمزور کرنے کی ناپاک کوششوں میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہے' یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کو سرد کرنے میں قطعی ناکامی کے بعد دوسرے مختلف طریقوں پر عمل کرتے ہوئے انہیں خلفشار میں مبتلا کر دیا۔ اس سلسلہ میں کبھی فرقہ پرستی کو ہوا دی گئی' کبھی عیش و عشرت کے ساماں کے ذریعے ہمیں گمراہ کیا جانے لگا تو کبھی ہم میں سے ہی فتنے پیدا کر کے ورغلایا گیا۔ اپنے اس عمل میں ہنود و یہود کہاں تک کامیاب رہے اس بات کا اندازہ آج اقوام عالم میں مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آج ہم ان اسلام دشمن طاقتوں کے چنگل سے نکلنے کی بجائے ان کے دست نگر ہو چکے ہیں۔ انہیں لادینی قوتوں نے فتنہ قادیانیت کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر براہ راست ہاتھ ڈال کر مسلمانوں کی روحوں کو جھنجھوڑ ڈالا' مگر ان کی یہ سازش مسلمانوں میں انتشار کی بجائے انہیں عقیدۂ ختم نبوت ﷺ پر منظم و متحد کر گئی' جبکہ انگریزی سازش کے ناپاک مہرہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پوری زندگی اور اس کی موت پوری دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گئی' اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دنیا کے ہر مقام پر قادیانیوں کے ملعون عقائد کا پیچھا کر کے انہیں ذلیل و خوار کیا۔ ملک عزیز کے صوبہ سندھ میں بھی سانگھڑ' نوابشاہ اور حیدر آباد کے اضلاع میں انتہائی قلیل تعداد میں قادیانی آباد ہیں' مگر قادیانیوں نے اپنے کافرانہ عقائد کے پھیلاؤ کے لئے خصوصی طور پر میر پور خاص ڈویژن اور بدین ضلع کا انتخاب کیا۔ کنری' ٹوکوٹ' ٹالی' فضل بھمبھرو' سے متصل انگریزوں کی جانب سے اسلام سے مرتد و منکر ہونے کے عوض میں بخشی گئی اسٹیٹس قائم ہیں' جنہیں نسیم آباد' ناصر آباد' محمود آباد' محمد آباد' خلیل آباد' کریم آباد' نصرت آباد اور بشیر آباد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہاں کی زمینوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ایک بڑا حصہ قادیانیت کے کافرانہ عقائد کی ترویج میں لگایا جاتا ہے' یہ افسوس کا مقام ہے کہ حالیہ حکومت کی جانب سے زمینوں کو واپس لینے کے فیصلے کے اعلان کے بعد یہ زمینیں حکومت کی نگاہ سے اوجھل ہیں۔ ضلع بدین میں کھوسکی اور شادی لارج میں بھی قادیانیوں کی معمولی تعداد آباد ہے اور ضلع بدین میں قادیانی سرگرمیوں کا گڑھ شہید فاضل راہو (سابقہ گولارچی) کو بنایا گیا' اس کا سب سے بڑا سبب یہ بھی تھا کہ فاضل راہو شہر میں مختلف علاقوں کے لوگ آباد ہیں' ضلع بھر میں قادیانیوں نے انتہائی خاموشی سے قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی مگر ۱۹۹۴ء میں پہلی مرتبہ انہوں نے ایک بڑی اور منظم تحریک چلائی' اس سلسلہ میں انہوں نے جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ پی ٹی وی کی نشریات جام کر کے مرزا طاہر قادیانی کا خطبہ نشر کرنے لگے' جو لندن سے سیٹلائٹ پر ٹیلی کاسٹ کیا جاتا تھا۔ اپنے اس مقصد کی تکمیل کی خاطر انہوں نے ڈش انٹینا پر خصوصی بوسٹر لگائے جس سے ایک مخصوص علاقہ تک پی ٹی وی کی نشریات جام کی جاسکتیں ہیں۔ عوامی شکایات کے بعد قادیانیوں کی اس مذموم کارروائی نے دینی حلقوں میں بے چینی پھیلا کر رکھ دی۔ ضلع بدین میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی اطلاعات پانے کے بعد ۱۹۹۴ء میں ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے مرکزی نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کی قیادت میں علما کرام کا ایک وفد تشکیل دیا' جنہوں نے فوری طور پر قادیانیوں کے اس ناپاک عمل کو بند کرایا۔ وفد نے ضلع کا دورہ کیا اور بدین کی جامع مسجد میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرایا گیا' جس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے خطابات کے ذریعے یہاں کے مسلمانوں میں مرزائیت کے مکروہ اور کافرانہ عقائد سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

قادیانیت کے ناپاک فتنہ کے سدباب کے لئے جماعت کی جانب سے پہلی مرتبہ مولانا محمد اسحٰق کا بطور مبلغ تقرر بھی کیا گیا' مذکورہ کانفرنس کے بعد بدین میں مسلمانوں کا مذہبی جوش و خروش دیکھتے ہوئے قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے فاضل راہو (گولارچی) میں بڑی خاموشی سے اپنے منصوبے پر عمل درآمد شروع کیا۔ اول انہوں نے افسران بالا سے اپنے تعلقات استوار کرنا شروع کئے' دوم اپنے ظاہری اخلاق کے ذریعے عام اور سادہ لوح مسلمانوں میں اپنے لئے اچھا تاثر پیدا کرنا شروع کیا' سوم قادیانیت سے متعلق کافرانہ عقائد سے مکمل انکار کرکے لوگوں میں گھل مل جانے کے پروگرام پر عمل کیا۔ مذکورہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے ایک وقت میں قادیانی گولارچی میں مسلم معاشرے کا حصہ بن گئے۔ انہوں نے علاقہ میں گنتی کے چند سادہ لوح و جاہل مسلمانوں کو مرتد بھی کیا۔ گولارچی کے وارڈ نمبر ۴ میں اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام و شکل قائم کیا تاکہ بھولے سے آنے والے مسلمانوں کو مختلف ہتھکنڈوں سے پھانس لیا جائے' گولارچی میں قادیانیوں کے اس غیر محسوس طریقہ کو جامع مسجد مدینہ کے خطیب اور ختم نبوت کے ایک سپاہی مولانا محمد قاسم جمالی نے بھانپ لیا اور جمعہ کے خطبہ کے دوران اس ناپاک سازش کا پردہ چاک کیا' جس پر مسلمانوں نے جذبہ ایمانی سے سرشار قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملہ کرکے اسے مسمار کردیا۔ مگر افسوس کہ پاکستان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے اور انہیں شعائر اسلامی استعمال کرنے پر پابندی کے باوجود الٹا مسلمانوں پر مقدمہ بنا کر انہیں پابند سلاسل کردیا گیا اور مولانا محمد قاسم جمالی' مولانا حافظ عبدالکریم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کے ایمان افروز کردار نے آج مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان زمین و آسمان کا فاصلہ پیدا کردیا ہے' انہوں نے علاقہ میں قادیانیوں کے اثر و رسوخ اور مقامی معاشرے میں ان کے ضم ہونے کے عمل کو بھانپ کر اپنے خطابات اور گھر گھر جاکر مسلمانوں کے دینی شعور کو بیدار کیا۔ انہوں نے اپنی دن رات کی محنت اور علم و عمل کے ذریعے فتنہ قادیانیت کے ظاہری اجلے اور اخلاقیات کے مرصع چہرے کے پیچھے چھپے نجس و ناپاک صورت کا آشکار کرکے مقامی مسلمانوں کو ان سے قطع تعلق پر مجبور کردیا۔ اس مرحلہ پر ہمت مرداں مدد خدا کے قول کو خداوند اقدس نے بھی سچ کر دکھایا اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس فتنے کو ذلیل و خوار کرنے کے اسباب پیدا کرتا رہا۔ اس دوران عبدالوحید نامی شخص علاقہ کے دیہی علاقوں کے سادہ لوح مسلمانوں کو قومی ڈیٹا فارم پر کرنے کا جھانسہ دے کر ان کے مذہب کے خانہ میں اسلام کی بجائے قادیانی درج کرتا رہا' مگر قادیانیوں کی اس ناپاک سازش کا علم ہو جانے کے بعد تمام مسلمان تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ دین کے لئے متحد ہوگئے۔ قادیانی گرفتار ہوا اور اسے خصوصی عدالت سے دس سال قید کی سزا سنائی گئی۔ گولارچی میں اس واقعہ کے بعد ٹوکوٹ کے قریب چک ۴ دیہہ اکونڈ میں قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کی ۲۵ سالہ قدیم مسجد کی شہادت کے واقعہ نے بھی قادیانیت کو بے نقاب کردیا' ان واقعات سے سندھ کے عام آدمی پر بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ قادیانی اسلام اور مسلمان دونوں کے دشمن ہیں' گولارچی میں ہر سال مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے' اس سلسلہ میں اب تک اس شہر میں پانچ عظیم الشان کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ مجلس کے رہنماؤں کی جانب سے قادیانیت کے کفر کو واضح کردیا گیا ہے۔

☆☆..................☆☆

میرپور خاص میں قادیانیت کی شر انگیز سرگرمیوں کا فی الفور سدباب کیا جائے

میرپور خاص (عبدالہادی)

میرپور خاص میں گزشتہ چند ماہ سے قادیانیت کی شر انگیزیاں تیز ہوگئی ہیں' عمرکوٹ' سانگھڑ اور تھرپارکر میں زراعت و معیشت اور تعلیم کے شعبوں پر قابض ہوکر قادیانی قادیانیت کی تبلیغ میں سرگرداں ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمنان قادیانی (فضل عمر میڈیکل سینٹر) سیٹلائٹ ٹاؤن نزد چاندنی چوک میرپور خاص نے اپنے گھر کو قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز بنایا ہوا ہے۔ ڈاکٹر عزیز الرحمٰن ڈاکٹر ریاض' ڈاکٹر اشفاق' ڈاکٹر اقبال' ڈاکٹر نبیل کنٹھ اور ڈاکٹر حلیم وغیرہ مل کر قادیانیت کے فتنہ کی تبلیغ

میں شب و روز مصروف ہیں اور عوام الناس کے ایمان خراب کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ماسٹر ریاض اور اس کی بیوی بلال اسکول میں ماسٹر ادریس' اقراٗ اسکول پنھور کالونی ظفر احمد اور اس کی بیوی شوگر ملز (میرپور خاص) النور اسکول اور بسم اللہ مسجد کے قرب وجوار میں فتنہ قادیانیت کی تبلیغ کر کے نوجوانوں اور طالب علموں کے ذہنوں کو خراب کر رہے ہیں۔ شوگر ملز میں عبدالرؤف اور اس کی بیٹیاں قادیانیت کے کفریہ عقائد کا پرچار کر رہے ہیں' نور احمد قادیانی سمن گوٹھ' ماسٹر منیر احمد اور غلام حسن واڑا' اور ماسٹر یونس احمد دارالقاسمیہ ہائی اسکول میں طالب علموں کو مرتد بنانے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔ ہیومیو ڈاکٹر حنیف بھٹی مہاجر کالونی' ولی اللہ قادیانی ڈھولن آباد' مرزا مبارک' نذیر احمد' رحمت اللہ' طاہر وسیم احمد' ثاقب' محمود ورک خلیل گوندل' صدیق احمد' فاروق احمد ایکسائز انسپکٹر' یونس جٹ اور اشرف قادیانی میرپور خاص میں قادیانیت کے کفریہ عقائد کی تبلیغ میں شب و روز مصروف ہیں۔ مسلمانان میرپور خاص نے انتظامیہ اور حکومت پاکستان سے قادیانیت کی بڑھتی ہوئی خلاف قانون سرگرمیوں کے سدباب کے لئے بروقت ٹھوس اقدامات کی اپیل کی ہے۔ قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں لہٰذا ان کی شرانگیزی کو فی الفور روکا جائے ورنہ حالات کے خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوگی۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی سرگرمیاں

پورے ملک سمیت ٹنڈو آدم میں بھی ۷/ستمبر کو یوم "ختم نبوت" منایا گیا

مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر مقررین کے خطاب

رپورٹ (ابو حذیفہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے قریبی دیہاتوں میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں' ہر ہفتہ ایک گاؤں میں پروگرام رکھا جاتا ہے جس کے بہتر اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ مقامی جماعت کے فیصلے کے مطابق پورے ملک کی طرح ٹنڈو آدم میں بھی ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا گیا' عشاء کی نماز کے بعد ایک پروگرام جامع مسجد ختم نبوت میں رکھا گیا' جس کا آغاز تلاوت سے ندوۃ العلوم ختم نبوت کے معلم قاری حافظ محمد شاہد نے کیا' اس کے بعد مقامی جماعت کے ناظم نشرواشاعت محمد اعظم قریشی نے شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی کی نظم پیش کی اس کے بعد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد مولانا محمد نذر عثمانی نے واضح الفاظ میں مسلم لیگ سندھ سے کہا کہ وہ ایک نئے فتنے نام نہاد سرفروشان اسلام کی مکمل پشت پناہی کر رہی ہے' جو اس کے لئے خطرناک ہے۔ ان کے بعد ٹنڈو آدم کے مشہور شاعر جناب محمد یوسف صاحب انصاری نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا جس کے پہلے الفاظ یہ ہیں۔

ہم ختم نبوت کا پرچم گھر گھر لہرا کر دم لیں گے
ربوہ کے مت خانوں کو اک روز گرا کر دم لیں گے

اس نظم اور شاعر کی آواز نے سامعین کو مسحور کیا اس کے بعد اس پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا نذیر احمد صاحب تونسوی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے خطاب کیا۔ مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب ۵۳ کی تحریک میں ہزاروں انسانوں عاشقان رسول ﷺ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تھا تو کسی نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے سوال کیا تھا کہ شاہ جیؒ یہ آپ نے اتنی جانیں ضائع کروا دیں' مسئلہ بھی حل نہ ہو سکا' تحریک بھی ختم ہوگئی ان کی خون کا ذمہ دار کون ہوگا؟ اس پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا: "ہاں ہاں ان شہداٗ کے خون کا میں ذمہ دار ہوں اپنے نانا سے جنت میں لے کر دوں گا۔" حضرت تونسوی نے فرمایا کہ بخاریؒ نے ایک جملہ اور کہا تھا کہ میں نے اپنی تقریر و خطابات کے ذریعہ عوام الناس کے ذہن میں ایک بارود فٹ کر دیا ہے جو فی الحال دبا ہوا ہے'

لیکن جب وہ پھٹے گا تو شہدا کا خون رنگ لائے گا' پھر اگر میں زندہ رہا تو ٹھیک بصورت دیگر میری قبر پر آ کر کہنا کہ خاری تیار وہ فٹ کیا ہوا بارود پھٹ گیا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو پھر عوام نے دیکھا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' ہم مفتی محمود' ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مولانا نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مسلم لیگ یوتھ ونگ بھرپور انداز میں گوہر شاہی مرتد اور اس کی جماعت "انجمن سرفروشان اسلام" کی حمایت کر رہی ہے۔ مولانا نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ نواز شریف تو مسلمانیت کا لیبل اتار دے' ایک طرف نفاذ اسلام کی بات کرتا ہے' دوسری طرف گستاخ رسول ﷺ کی پشت پناہی۔ اگر یہی نواز کا اسلام ہے جس میں نبی کی گستاخی سر عام ہو تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایسے اسلام سے بغاوت کرتی ہے' منافقانہ رویہ چھوڑ دو سچ کہا تھا خاریؒ نے اگر مسلم لیگ کے ہوتے ہوئے اسلام آجائے تو قبر پر آ کر کہہ دینا کہ خاریؒ تو نے جھوٹ کہا تھا۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے قائد علامہ احمد میاں حمادی کی دعا پر کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

فتح اسلام کانفرنس ڈاور

احمد نگر' ڈاور' مخدوماں' برجی' ستی والا' کوٹ پٹھان' جبانہ اور چک نمبر ۴۶ میں علمأ ختم نبوت کے بیانات

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) ڈاور میں ۱۹۷۷ء سے قادیانیوں کی شرارتیں جاری تھیں جن کے پیش نظر قادیانیوں کی طرف سے مناظرہ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مولانا غلام مصطفیٰ مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لے گئے تو قادیانی مربی فرار ہو گئے تھے۔ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے ڈاور کے علاقے کو محفوظ رکھنے کے لئے سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے حسب سابق عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مولانا محمد حسین چنیوٹی مولانا احمد یار چارپاری' مولانا عبدالواحد اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب خطیب جامع مسجد مسلم کالونی چناب نگر نے مفصل خطاب کیا۔ علاوہ ازیں جامع مسجد لالیاں' احمد نگر' مخدوماں' برجی' ستی والا' کوٹ پٹھان' جبانہ اور چک نمبر ۴۶ اور دیگر نواحی مقامات پر عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم پر خطاب کیا' بعد ازاں انفرادی ملاقاتوں میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے اسکول و کالج کے طلبأ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

قادیانی خاندان کا قبول اسلام

بہاولنگر کے ایک نیک بخت خاندان نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے مبارکباد اور اسلام پر استقامت کی دعا کی

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) بستی

باقی صفحہ ۵ پر

تبصرہ کتب

نام کتاب: ماہنامہ "الجہاد" ڈائجسٹ

زیر سرپرستی: حضرت مفتی نظام الدین شامزئی

ضخامت: ۱۰۴ صفحات

قیمت: ۱۵ روپے فی شمارہ

ناشر: 15-A-4, R-667 بفر زون نارتھ کراچی پاکستان

زیر نظر رسالہ میں جہاد کے موضوع پر بہت عمدہ مضامین شائع کئے گئے ہیں' جن میں پیغام جہاد' شوق جہاد' اذان جہاد' درس جہاد' معرکہ کارگل' جہاد کشمیر کا فیصلہ کن مرحلہ؟ سرِ بحث۔ طالبان پر پہلا تاریخی ناول اور اکابر کے مجاہدانہ کارنامے کے علاوہ یاران جنت' سالار حریت کمانڈر سجاد شاہد شہیدؒ جیسے عنوانات پر بہت عمدہ مضامین ہیں۔ خواتین کے لئے: خواتین اسلام ترقی کی راہوں پر اور بچوں کے لئے: ننھے مجاہد توجہ طلب مضامین شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ نوجوان نسل میں اسلامی شعور کو اجاگر کرنے کے لئے بہت اچھی کوشش ہے۔

آئندہ شمارہ طالبان نمبر ستمبر اور اکتوبر ۱۹۹۹ء کے دونوں شماروں پر مشتمل ہوگا جو اکتوبر میں شائع کیا جائے' جس میں ولولہ انگیز' عبرت آموز' دلچسپ' تاریخی واقعات اور افسانے ۲۰۸ صفحات میں شائع کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ماہنامہ الجہاد ڈائجسٹ کے ناشرین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور قارئین کے لئے دین و دنیا کی بھلائی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

تاجدار ختم نبوت ﷺ کی غلامی اور ان کی عزت وناموس پر کٹ مرنا ہر مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو اور تمنا ہونی چاہیے' قادیانی فتنے کا سدباب نہ کیا گیا تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ (مولانا نذیر احمد تونسوی)

رپورٹ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں جامع مسجد طیبہ کلفٹن' جامع مسجد نور' جامع مسجد مدینہ برنس روڈ' جامع مسجد دارالسلام کریم آباد' جامع مسجد دھلی پاکستان چوک' جامع مسجد زینت الاسلام' مدرسہ رحمانیہ' جامعہ رشیدیہ قائد آباد' جامع مسجد بورڈ لائن' جامع مسجد فردوس محمود آباد' جامع مسجد فلاح' جامع مسجد باب الرحمت' جامع مسجد حسن آباد' جامع مسجد عائشہ صدیقہ' مدرسہ انوارالقرآن بارتھ کراچی' جامع مسجد ریاض دھلی مرکنٹائل' جامع مسجد مدرسہ اسلامیہ اورنگی ٹاؤن' مدرسہ تحفیظ القرآن قیوم آباد' لانڈھی ایریا' گلشن اقبال' جامع مسجد زینت الاسلام گارڈن اور دیگر مقامات پر مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سید البشر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے رشد وہدایت کا بہت بڑا ذریعہ بنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات' والا صفات نے مسلمانوں کے سامنے ایک ایسا عظیم المرتبت اسوہ اور بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ جسے خالق کائنات کی خوشنودی حاصل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تکمیل دین کی بشارت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پہ نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم فرمانے کا واضح اعلان فرمایا۔ قرآن پاک میں متعدد مقامات پہ اس عقیدۂ ختم نبوت کو بیان فرماکر آئندہ کے لئے کسی شخص کو نبوت ورسالت نہ ملنے کا اعلان فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک زبان سے عقیدۂ ختم نبوت غیر مبہم اور واضح انداز سے بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنی امت کو آنے والے خطرات سے مطلع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کچھ ایسے بدنصیب افراد بھی پیدا ہوں گے جو میری امت کو گمراہ کرنے کے لئے نبوت ورسالت کا دعویٰ کریں گے وہ اپنے دعوے میں کذاب اور دجال ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا یہ بات مسلمانوں کو سمجھائی کہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری پیغمبر ہوں میرے بعد قیامت تک کسی کو نبوت اور رسالت نہیں ملے گی۔ علاوہ ازیں امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع عقیدۂ ختم نبوت پر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر میں انگریز سامراج نے اپنے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈال کر انہیں باہم دست وگریباں کرنے کے لئے ایک معمولی درجے کے کلرک مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرا کے اسے اپنے سیاسی عزائم کے لئے استعمال کرتا رہا۔ مولانا تونسوی نے کہا کہ جب مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد وعزائم کھل کر سامنے آئے تو علماء امت نے قادیانیوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دے کر ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے دن رات محنت شروع کردی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہزاروں جانوں کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ بالآخر پوری دنیا سے قادیانیوں کا کفر منوا کر اس ناسور کو ملت اسلامیہ کے وجود سے جدا کروایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آج قادیانی فتنے کا سربراہ اپنے آقا و مولا انگریز سامراج کی گود میں بیٹھ کر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف زہر آلود زبان استعمال کرکے قادیانیت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکوں کا سہارا دینے کی ناکام کوشش میں مصروف ہے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت وعقیدت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے جس کے نتیجہ میں تاجدار ختم نبوت کی غلامی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر کٹ مرنا ایک سچے مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو اور تمنا ہوتی ہے۔ مولانا تونسوی نے کہا کہ قادیانی یہ سمجھیں کہ ہم ان کی شرارتوں سے بے خبر ہیں اور ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا جائے گا' بلکہ ہم ان کی ایک ایک شرارت سے آگاہ ہیں اور ختم نبوت کے باغیوں کا مرتے دم تک تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو خصوصاً نوجوان طبقہ کو چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان میں آئیں اور قادیانیوں کی شرانگیزیوں کو ناکام بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کریں اور منکرین ختم نبوت کی چالوں سے مسلمان نوجوانوں کو مطلع کریں اور نئی نسل کو گمراہ ہونے سے بچائیں۔

اٹھارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

7 / 8 اکتوبر 1999ء بروز جمعرات' جمعہ مسلم کالونی چناب نگر (ربوہ)

زیر صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا
خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ

زیر سرپرستی:
حکیم العصر حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی
پیر طریقت سید
انور حسین نفیس شاہ
پیر طریقت
قاضی مظہر حسین
پیر طریقت حضرت مولانا
سید محمد اسعد مدنی

اسمائے گرامی مدعوین حضرات:

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب	مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب
حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب	شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب
حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب	حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (ساہیوال)
حضرت مولانا پروفیسر ساجد میر صاحب	حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب
حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب	حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب
حضرت مولانا قاری عبدالحمید قادری صاحب	حضرت مولانا سمیع الحق صاحب
جناب میاں محمد جمیل صاحب	جناب انجینئر سلیم اللہ خان صاحب
جناب لیاقت بلوچ صاحب	حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب
حضرت مولانا سید صابر حسین صاحب	علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب
حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب	جناب ابتسام الٰہی ظہیر صاحب
جناب محمد خان لغاری صاحب	حضرت مولانا محمد لقمان علیپوری صاحب
حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی صاحب	حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی صاحب
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر	حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب
حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب	حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ صاحب
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب
حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب	حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کوئٹہ
حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب	حضرت مولانا محمد فیروز خان صاحب
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب	حضرت مولانا نورالحق نور صاحب
حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی صاحب	حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب
حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب	حضرت مولانا اکرم طوفانی صاحب

رہنمایان: حرکۃ الجہاد اسلامی' حرکۃ الانصار' طالبان اور عالمی مجلس کے مبلغین خطاب فرمائیں گے

نعت خواں: سید محمد امین گیلانی' سید سلمان گیلانی' حافظ محمد شریف مخن آبادی

نوٹ: مندرجہ بالا حضرات سے شرکت کی درخواست کی گئی ہے مزید حضرات سے رابطہ جاری ہے

صدر استقبالیہ: (مولانا) عزیز الرحمن جالندھری — ناظم استقبالیہ: صاحبزادہ طارق محمود

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر— فون: 04524-212611

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی

ختم نبوت کانفرنس

۱۸ اٹھارویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۸،۷ اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۷، ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

علماء، مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
	514122	7780337	5862404	829186	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان